U 4236

بہ حسن گلشن آرائی جہان و رنگینی بخش گل و ریحان

از حسن سعی کامل مطبع نولکشور رونق تازہ یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی دی مجھی توفیق تقریر | کرون تازہ سا قصہ ایک تحریر
نیا قصہ ہی اور تازہ کہانی | رہی مجھسے الٰہی یہ نشانی

پڑھی جو اسکو ہو وی خرم و شاد | کری نیکی سے مجکو ہمیشہ یاد
کسانی کو مری شہرت عطا کر | نہ دیکھی عیب سی کوئی بھی اسپر

اگر دیکھی سخنور نقص او عیب | تو وہ اصلاح دی اسکو بلا ریب
نہین یہ کہتا نہین بیعیب ہے یہ | سراسر بھر رہا ہی عیب سے یہ

قدیمی سے وطن میرا اکرت پور | شراب عشق سی رہتا ہون مخمور
پھراتا ہی مجھی گردون جہانمین | ہر اک شہر و دیار و ہر مکانمین

نظر پڑتا ہی جس گلزار مین گل | وہین ہوتا ہون شیدا مثل بلبل
سدا گردش مین جو رہتا ہے گردون | ہمیشہ مین بھی ہون مانند مجنون

کبھی جاتا ہون دہلی گاہ لاہور | کبھی کاشی اجودھیا گاہ بجنور
خوش آتا ہی مجھے ذکر محبت | نہین رہتا بجز فکر محبت

اگرچہ ہون بہت دیوانۂ عشق | ولیکن یہ نہین افسانۂ عشق
یہ قصہ اور بھی کچھ ہی عجائب | نہایت ہی عجائب اور غرائب

محبت کا بھی گو اسمین ہے مذکور | دلی راہ محبت سے ہی کچھ دور
یہی تعظیم ہی کرنے کے لائق | یقین ہر ایک ہووے اسکا شائق

بھکسار ہی دامن بجنور سے جس جا | سنا سو ہی بیان کرتا ہون اس جا
جو چالاکی ہی تجھ مین ای قلم لکھ | جو کچھ تو نی سنا ہی مشرح و کم لکھ

نہ ہو شعرون کا گر مضمون عالی | ولیکن ہو فصاحت سی نہ خالی
عبارت صاف مین لکھ اسکو بطور | کہ آوی فہم مین ہر اک کی فی الفور

نہین ہی طول سی ہر دم مجھی شوق | عبارت مختصر سی دلکو ہی ذوق
کسی بستی مین رہتا اک جوان تھا | حسین و ہوشیار و کاردان تھا

آغاز داستان

ہمیشہ اپنی گھر رہتا تھا خوشنود | کہ سب کچھ پاس تھا کھانیکو موجود
کہین جانیکا تھا اسکو نہ کچھ کام | ہمیشہ اپنی گھر رہتا بآرام

زن و فرزند سی رکھتا تھا الفت | نہ لاتا تھا کبھی کچھ دلمین کلفت
ہوئی جب ایک مدت یونہی آخر | رہی آسودگی اسپر نہ وہ پھر

جو وہ بیمار رہا اسطرح پر گھر | ٹھکانی لگ گیا سب پاس کا زر
سہیت جب تنگدستی نی ستایا | تو آخر یہ جوان کی دل مین آیا

کہ چلکر نوکری کیجی کہین اب | بھلا ہی بیٹھنا گھر مین نہین اب
ہوا آخر کہین کو وہ روانہ | گیا لی اسکو گھر سی آب و دانہ

غرض پہنچا کسی دربار میں وہ | ہوا نوکر کسی سرکار میں وہ | ولیکن اسطرح کی تھی وہ سرکار | کہ بالکل تھی ملازم اوس سے بیزار



کسی نوکر کو اوس سرکار سے کام
نہ تھی کچھ نا دہندی میں ہے مشہور
ہوئی جب نوکری کرتی گئی ماہ
تمہاری تحویل میں کچھ آج کل نہ
نہ گھبرا اور تقاضا بھی نہ کر تو
نہیں یہ نوکری مجھکو گوارا
کسی صاحب اور ہی بستی میں جا کر
تمہاری نوکری اب ہمنے چھوڑی
سپاہی نے مچائی جبکہ یہ دھوم
حساب اوسکی طلب کا کرکے تنخواہ
سپاہی سے کہا پھر اے سپاہی
تو ناحق نوکری اب چھوڑتا ہے

خوشی کی ساتھ ملتی تھی نہ تنخواہ
بہت تھی تنگدستی سے جو تجھکو
لگا تب مانگنے وہ اپنی تنخواہ
کہاں ہے جو خوش کریں ہم تجھکو دیکر
کریں مانگی طلب ہم دینگی تجھکو
کہ ہرگز یہاں نہیں اتنا کہ
خدا کی فضل سے ہو تم ہیں نوکر
دلا دو تم ہماری کوڑی کوڑی
ہوا سردار کو اوس دم معلوم
کسی ڈھب سے غرض اسکو کھپیجے
کہیں تجھسا نہ ہوگا کوئی واہی
مروت سی نوکرین سی منہ موڑتا ہے

سپاہی کو نا دہندی کا تھا آزار
جو آئے وہاں غرض لاچار بارے
ہوا یہ حکم مت گھبرا سپاہی
شتاب اب ہوئی کی تحصیل جاری
سپاہی نے کہا پھر شکر کر کر
ملازم جو طلب اپنی بتا دے
بس اب بندے کو رخصت کیجے آپ
اگر میں سب طلب اپنی بتاؤں
کہ یہ اپنی طلب جب تک نہ لیگا
ولیکن کیا کریں تدبیر اب ہم
ابھی سے یہاں تو گھبرا گیا جی
ہمارا جانتا ہے حال معبود

تھی اوس آزار میں وہ سخت گرفتار
بہت سختی سے دن اپنے گذارے
پڑی ہے کیا تری اوپر سپاہی
دلا دینگی تری تنخواہ سارے
کہا اب کرتی نہیں یہاں نوکری ہم
کہو کسسے وہ کمانی کو لا دے
مری تنخواہ مجھکو دیجیے آپ
تماشا خوب سا تمکو دکھاؤں
یہیں تب تک ہرگز نہیں دیگا
کہ کچھ اپنے نہیں ہے پاس اس دم
گذارا یہاں نہ ہوتی اک برس بھی
کہ اک کوڑی نہیں ہے پاس موجود

کہا ہی گر تری دو پہری بیل
تو اچھا ہم نہین کسی تمہین اک چلا

نہ تمہی زر نقد دیوین ہم کہانسے
فقط اک بیل لیجا تو یہان سے



سپاہی نوکری سی تنگ تھا
چلا اک بیل ہی لیکر سپاہی

غرض وہ اس بیل پر چڑکر وطن کو
چلا وہانسی وہ سمجھا اپنی من کو

اگر بیچین کہین اس بیل کو ہم
روپی اسکی ملین کب سا تھہ سی کم

سپاہی کا ٹھگون نے دیکھا بیل
کہا اپنی دلونمین بس یہی تہ بیل

پہ اسکی پاس ہین دو چار ہتیار
ہی کاس سے ہاتھ آنا بیل دشوار

یہ کہکر دو نون بجا ہوس جوان سے
کہ تم اس بیل کو لائی کہان سے

کہا اب بیچتا ہون لیجے آپ
پسند اس بیل کو اب کیجی آپ

کہا اسکا نہ ٹھہری مول اسطور
وہ سمجھ کر کہ اب کہدیگی اور

سپاہی نی کہا اچھا کہو تم
جو کچھ کہدیوی قیمت سو دو تم

وہ دونون ٹھگ حقیقی تھی برادر
اور سی بند مین تھا انکا بس گہر

ٹھگانی کی لیی پھرتی سدا تھے
حفاظت کی لیی رہتا تگر با

سبت وہ بیل فربہ اور کلان تھا
قوی تھا بیش قیمت اور جوان تھا

کہ گو تونی بہت یہان سو کہہ او ٹھا یا
ولی یہ بیل اچھا ہا تھہ آیا

یہ جاتا تھا وہ کتا اپنی من مین
ملی دو ٹھگ اوسی تاتنی مین بن مین

اگر اپنی لگی یہ بیل یہ بات
تو کیا ہی خوب ہی واللہ یہ بات

مگر کچھ اور ہی تدبیر کیجے
کسی ڈھب سے یہ اسکا بیل لیجے

اگر بیچو تو اسکو مول لین ہم
جو ٹھہرے اسکی قیمت تمکو دین ہم

جو مین یہ بیل اپنا تمکو دونگا
پی اس بیل کی مین سا تھہ لونگا

چلو آگی کوئی مل جائیگا اب
وہ ٹھہرے گا جو ٹھہرائینگا وہ اب

سپاہی شہر میں اب جہانسی نزدیک
بس اسکا معاملہ بات ہو جائیگا ٹھیک

امیر اور وزیر اونکا تھا نام
ہمیشہ رہزنی سے ان کو تھا کام

و دغا سی مکر سی رہتا بہلا کر
سپاہی کو غرض وہ لیگئے گہر

ٹھگونکی گہر جو آ پونچا سپاہی
خدا جانی بچی اب کسطرح جان
کہا ای ٹھگو یہ کیا اچھا جوان ہے
اب اسکی بیل کو ہم مول لینگے
ہمین منظور ہی کہنا تمہارا
سنا یہ مول جب اوسکی زبان سے

تب اسکے فہم مین یہ بات آئی
کہ بیٹھے اب آ پھنسے ہین ہم یہان آنا
جو آیا بیل پر چڑھ کر میان جی ہے
جو کچھ کہدو گے تم سو اسکو دینگے
کرو اب فیصلہ یہ تم ہمارا
چلا یہ بیل چھوڑا اپنا وہان سے

کہ یہ ٹھگ ہین او لونکا یہی گہر ہی
ٹھگون کی گہر غرض پہونچا جو نہین جب
کہا بیٹون نے اپنی باپ سی یون
نظر اسکی طرف اب کیجیے آپ
وہ بولا مین نے اب یہ بیل دیکھا
کہا جاتی ہین گہر کو اپنی اسدم

سو جہان وہاں کا اس جا عطر ہے
بسبب خوشبو کے ہو بڈہی نی کہا تب
کہ بانا آپنی آیا یہ سے ہے کیون آج
اور اوسکا مول بھی کہدیجیے آج
سو ہی یہ بیل اسکا جو تکی کا
جو کچھ دوگے کہا لینگے وہی ہم



یہ کہکر اون ٹھگونسی وہ سپاہی
نہ دیکھا جو مگر اپنا گذارا
خریدا تھا اونھونی گاو مجہسے
پھر اکدن پاس اونکی جاؤنگا مین
بنا اسطرح کا وہ نازنین کس
سوار اور تہوکی ڈولی مین سپاہی

ہوا گہر کی طرف کو وانسی راہی
کیا اوس نوکری سے مین کنارا
غرض کھیلا عجب اک داو مجہسے
کسی ڈھب سے کچھ اونسی لاؤنگا مین
کہ جو دیکھی سو عاشق ہو وہین بس
ہوا گہر سے ٹھگون کی طرف راہی

کہی گہر جا کی اوسنی اپنی یہ بات
لگا تہا نوکری مین بیل اک ہات
دیا مجھکو نہین کچھ بیل کی دام
جو اُن تینون کی بعد ناچار
کہا اوسنے بلا کی خوب ہوشیار
ٹھگون کا رہ گیا نزدیک گہر جب

کہ آئی تھی مری اک نوکری ہات
سو اک بستی مین ملکر وہ تو نینون ٹھگ
کیا اچھا نہین دونون نی یہ کام
کیا اپنا زمانہ بھیس یکبار
بنایا ایک ڈولا بھی طرحدار
کہا دل سے سپاہی نے کہا تب

کہا اس نے ڈولی کو یہاں رکہ کے اب تم
کہاروں نے محافہ رکہدیا اسطرح
نظر آیا ٹہگوں کو جب وہ ڈولا
کہا اے نیکبخت آئی کہاں سے
کہا اوسنے کہوں کیا اپنا احوال
نکالا میرا زیور آہ سارا
ہوئی تھی کچھ خطا مجہسے نہ زنہار
نہ نکلی تھی کبھی میں گہر سے باہر
خدا جانے پڑوں میں کسکی بلا
کہا ہم ڈہونڈنی جاتی ہیں اوسکو
جو ہے ہر طرف وہ جنگل میں جا یاں
کہا ہم سارا جنگل دیکہ آئے
توقع اوسکی ملنے کی نہ کر تو
کیا ہے تیری شوہر نے برا کام
غرض ہم پوچھتی ہیں تجہسے یہ بھی
بھلا جی اور اب میں کیا کرونگی
کہ اپنی مجہکو جو کوئی رکہیگا
کہا ان نے کہ تو میری بہا کر
کہا پہر دوسرے نے میں زیادہ
لگی ہونے جو یوں دونوں میں تکرار
کہا کہ مت کرو تکرار یاں تم

چلی جاؤ یہاں سے گہر کو سیدہم
لیا رستا وہانسے گہر کا فی الفور
وہیں ڈولیکا پردہ جا کی کہولا
بیان کر تو یہاں آئی جہاں سے
عجب ہے طرفہ تر ہی میرا احوال
کیا ہے ساتھ سے میرے کنارا
نہ جانوں کیوں ہوا وہ مجہسے بیزار
کروں احوال اپنا کسپہ ظاہر
پڑی جینی کی بھی اب مجہکو لالے
ابھی یاں ڈہونڈ کر لاتی ہیں اوسکو
نظر آیا نہ اونکو کوئی انسان
کہیں تیری میاں کا ہے نہ پایا
نگاہ لطف سے اب دیکہا دہر تو
پہر اوس کمبخت کا ہرگز نہ لے نام
کہ گر تجہکو رکہی کوئی رہیگی
مجہی جو کوئی رکہ لیگا یوں ہی
بڑا احسان وہ مجہپہ کریگا
وہ بولا دوسرا تو رہ مری گہر
تیری خدمت کا رکہتا ہوں ارادہ
تو دونوں سے یہ بولی وہ ہشیار
یہاں سے لیچلو مجہکو یہاں تم

اگرچہ سب طرح کا خوف ہی یہاں
گہڑی اک وہاں ہوئی جب اوسکو آخر
نظر عورت پڑی ڈولی میں جسدم
تو سچ سچ ہمسے کہدی حال اپنا
میری ماباپ کیسی میرا شوہر
وہ شوہر ٹل گیا جب یاں سے آہ
مجہی وہ چہوڑ کر یوں ہی بہکانے
پڑی ہوں میں یہیں لاکر اکیلی
کوئی ہوگا نہ بد اندیش ایسا
طمع سی زیور و زر کی یہ عیبی
نہ پایا جب کہیں ہم نے ترے پیکو
بڑا بیدرد تہا خاوند تیرا
بدل ہم تیری دلداری کرینگی
ہوا بیزار گر تیری وہ رو سے
ادا سی وہ دکہا کر آنکہہ یکبار
رہی گی گر نہ یہ بندے بہی اس جا
جو دیکہیں اوسکی آنکہیں سے آہو
زیادہ جیسی خوش رکہونگا تجہکو
دل و جان سے تری خدمت کرونگا
کہ کوئی اور بھی ہے گہر ہمارے
کہیں گے وہ بزرگ اب جسطرح سے

مگر اللہ میرا ہے نگہبان
وہ دونوں ٹہگ اسی آنی نظر پہر
ہوئی دونوں نہایت شاد خرم
چہپا مت ہم سے کچھ احوال اپنا
کرا کر رخصت اونہیں لا کر
کہاروں نے بھی اپنی گہر کی لی راہ
گیا یہاں سے کہاں اللہ جانے
اب اس بندیکا ہے اللہ بیلی
ملا تہا میرا شوہر مجہکو جیسا
لگی وہ ڈہونڈنے ہر طرف اوسکو
تو آگہیرا ٹہگوں نے پہر اوسیکو
کہ جس نے اسطرح منہ تجہسے موڑا
نہایت جیسی غمخواری کرینگے
تجہی کیا کام اوسکی جستجو سے
کہا میں اب تو ہوں ہر لحظہ اچہا
تو جاوےگی بہلا اب یہاں کس جا
وہیں عاشق ہوئی وہ دونوں مردود
کہ جب یہ تیری بہائی ہیگی مجہکو
تری مرضی کا میں تابع رہونگا
کہا ہاں قبلہ گاہ ہینگی ہمارے
پہ یہ ایک بیجھو تم اوس طرح سے

غرض ڈولی کو وہ دونوں اوٹھا کر
پدر کے پاس اوسکو لیگئی گھر
کہا بیٹوں نے پھر یہ باپ سے حال
کہ اس عورت کا ہی کیا طرفہ احوال
رہا یہ چاہتی ہی گھر ہمارے
ابھی ہم پاس لائی ہیں تمہارے
ہوا اتھا دیکھ بڈہا اوسکو شیدا
کہا بڈہی نے بیٹوں سے کہو کیا
رہینگی یہ اگر گھر میں تمہارے
نہ ہرگز کام آویگی ہمارے
سپاہی نے وہیں پر آنکھ کھولا
کیا بڈہی کو عاشق اپنی رکھا
گیا خاوند اسکا چھوڑ اسجا
بھلا اب یہ بچارے جائے کسجا
رہی یہ پاس میرے تا کہ اوسکی
رہی یہ اب کہو تم پاس جسکے
اگر منی کیا اب آہ یہ کام
تو رونے کا ابھی ہوگا مجھکو آرام
بھلا بیٹوں کرو تم کیوں یہ کام
کہ رونے کا ہو جسمیں سبکو آرام



سپاہی بشکل عورت

رہیگی گھر میں میری پاس اللہ
تو بیٹی خوش رہیگی حسب دلخواہ
یہ سنکر بات بیٹوں کا گیا ہوش
غرض وہ بوڑھے لاچار خاموش
وہ بڈہا پاس رکھتا تھا جو انکے
فدا کرتا تھا اوس پر اپنی جان کو
کبھی گھر میں کا اوسکو زر دکھاتا
کبھی زیور کبھی گوہر دکھاتا
کبھی کہتا تھا تو گھر کی ہی مالک
تمام اس زیور و زر کی ہی مالک
بہت ہوتی تجھی ہر طرف خواری
اکیلی ان دنوں پھرتی تھی ماری
مناسب ہے تمہیں میرا یہی بات
کہ ہرگز مت لگاؤ تم ابھی ہات
جوان رہنے لگا بڈہی کی جیسے
رہی بیٹوں کو بھی ہرگز نہ بھایے
کہلاتا تھا اوسی کھانی عجائب
نہایت سے عجائب اور غرائب
مکانمیں جسقدر تھا نقد و جنس
دکھایا سب اوسی کمبختان کو
نصیب اچھے تھے تیرے مہربان
جو بیٹی میری نے آئی تھی مہمان
اگر ہوتی وہاں پر اور بھی دیر
تو کہا جاتا تھی اگر کوئی شیر

جو یہ تقدیر مرجاتی مری جان
دکھاؤں کیا کیا تجکو چیز گھر کی
جو کچھ دل چاہے سو کھاتی کو تو کھا
تو پہنا چاہتی ہے جیسی انگیا
پلاتی اچھا تو رکھا اک ناک میں جان
تو تھا پالا نگر اب اسطرح جان
میں سمجھا تو بڑی گھر کی ہے بیٹی
حیا سے تو نہ منہ کو کھولتی ہے
یہ نرم آواز سے اوسنے کہا یون
ہم آغوشی کا مجکو کہا نہیں فرق
چلی جاتی وہ بیٹی جب کہیں کو
سپاہی نے کہا شرما کے لاچار
کہا بیٹی مجھے گھر میں سبھی چیز
کہا مجھکا ون جو ابکی آونے
مجھے منکوحہ ہونے دیجے آپ
کہا جمعہ کے دن تو شہر کو جا
گیا ہوگا وہ جس دم ایکسی کو بس
نہ دیکھیں گے جو یہ دو چیز قاضی
کہا بڈھے نے سچ ہے اے مری جان
نکالا منہ کو بیٹی نے نہ کچھ حرف
پڑھین گے اب نکاح قاضی جی آکر

کہاں پاتی تو کوئی مجھ سا انسان
نہیں تعداد یہاں کچھ سیم و زر کے
سدا ڈھولک بجا اور راگ گا
بنا لی بے تکلف ویسی انگیا
نہ خالی جھولکوں سے اپنی رکھ سکا
کہ آخر مجکو رہنا ہے سدا یان
نہیں ابتک کسی کے پاس لیٹی
حیا کی ماری تو کم بولتی ہے
کہ جلدی اسقدر کرتی ہو تم کیون
مجھی تو آپ ان باتوں سے ہی شوق تھا
وہ چھوتا جب جہاں شرمگین کو
کہ کیسے آپ ہین دانا و ہشیار
تو کرتے کیون نہیں ہے اسکی تجویز
کوئی جا شہر سے قاضی کو لاوے
جو کچھ دل چاہے سو ہے کیجے آپ تم
اور اک قاضی کو اپنے ساتھ لے
جوان بڈھے سے بولا کر کے افسوس
کبھی ہرگز نہ ہونگی مجھسے راضی
بتاشے چاہییں اور پان بھی پان
یہ سنتے ہی چلا وہ شہر کی طرف
سو ہین تیار ہو بیٹھوں نہ کر

بھلا تو بھی تو اپنی دل میں کر غور
خدا کا شکر اب تو دن اور رات
اگر دل چاہے رکھ پوشش زری کی
نتھ اور چوڑی بھی جیسی ہے دلکی
گہر اودون گا میں وہ پازیب تیار
تجھی ہی مجسی مجکو کام تجسی
ہوا اے نازنین معلوم مجکو
مگر کیونکر تسلی ہووے میری
ہوی ہین مجکو دن یہاں تک جاکے
غرض ایسی جوان باتیں بناتا
لگا بڈھا جوان پر ڈالنے ہاتھ
نکاح جبتک نہیں ہوتا مری ساتھ
تو خود نہ تا رہے اس گھر کی ایجان
نکاح پڑھجاوے وہ آکر ذرا یان
یہ سنتے ہی بہت خوش ہو گیا وہ
یہ پا کر حکم وہ اپنے پدر کا
رہے ہم ذکر میں قاضی کی شغل
بتاشوں پان میں قاضی جی آکر
یہ بیٹا دوسرا جو تھا وہ گھر
فقط بڈھا ہی گھر میں رہ گیا جب
ذرا تم گھر سے باہر جاکے بیٹھو

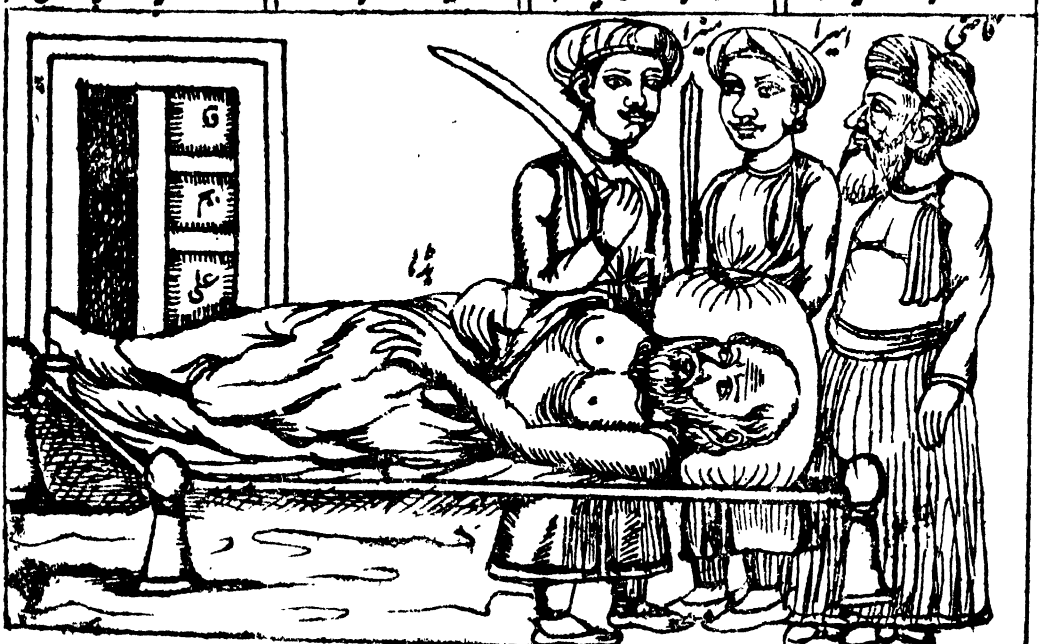
کہ کرتا ہوں میں تجھسے پیار کسطور
کہ ایسا مفت آیا گہر تری ہاتھ
انگی گی لگنی تو صورت پریگی
سو ہو سکتی ہیں ویسی دم میں تیار
کہ جسکی دور تک جاویگی جھنکار
چھپایا کر نہ تو منہ اپنا مجھسے
کہ ہر اک بات میں ہے شرم تجکو
ابھی اک آنکھ دیکھی ہیگی تیری
ابھی ہوں شرم کی ہاتھوں سے لاچار
کہ بڈھے کو یقین فی الفور آتا
یہ ہی چاہا کہ سوؤں اوسکی ساتھ
لگا کہنے مناسب ہے تمہیں ہاتھ
کر اپنے ہاتھ سے اب اسکا سامان
نہیں کچھ چاہیے اور سامان
اور اک بیٹے کو پاس اپنے بلاؤ
ہوا جمعہ کے دن راہی شہر کا
بتاشوں پان کو کہتا گیا وہ
چلی جاوین گے یہاں سے طیش کھا کر
بتاشے پان لے آویگا جا کر
سپاہی نے کہا بڈھے سے یہ تب
بلا لونگی تمہیں گھر میں سنا جب

لیا بڈہی نی جب گہر سی کنارا
مسلح ہو کی خاطر خواہ فی الفور
وہ دیکہہ اوسکو اودہر حیرت میں آیا
ہوا بیہوش جب اوسکو پکڑ کر
ندیکہا کچہ ذرا بیچہا اور آگا
ٹہکون نی گہر مین جب یہ ہانڈیکہا
تلاشا اونکو کرین ہم کس جگہ اب
کہا قاضی نی تو اب ہمنی جانا
نکاح عورت کا کب جیسی یہ ٹانگیگی
کہا ماتو نہ ڈہونڈو اب کہین تم
مگر اتنی کرو تم مہربا سے نی
نظر کرتی ہی بس کیا دیکہتی ہین

زنانا بہیس سب اوسنی اوتارا
اور آکی پاس بڈہی کی اسیطرحکو
ادہر پہر اوسنی ہونٹی کو اوٹہایا
اور اک مضبوط رسّی مین جکڑ گرا
گیا اک سانس وہانسی گہرکو بہاگا
ہوا اکبار دلکو سوچ پیدا
کہر اور باہر تو کی ہی جستجو سب
کہ مشکل ہی اونہون کا ہاتہ آنا
حوالہ سیر بیٹون کی کرینگے
کہ باؤ کی کہین اوسکو نہین تم
کوئی سے لا پلا دو مجکو پانی
کہ باوا جی لٹکتی ہین کوئی میرا

وہمین مردانہ جوڑا ایک پہنا
کیا جہک کر سلام اور یہ بہی پوچہا
لگائی پشت و سیرین اسقدر جب
کوئی کی بیچ مین لٹکا کی لوٹا
وہان اتنی مین قاضی جی بہی آئی
لگی کہنی بہت سا دیکہہ ہرسو
کہا قاضی نی اوسکی عمر کیا تہی
تمہارا باپ تہا از بس سیانا
سمجہکر اپنی دلمین ہی وہ اللہ
چلون ہون مین بہی اگہر کو بس اب
کوئی پر جو گئی پانی وہ بہرنی
کوئی مین سی شتاب اونکو نکالا

لیا گہر مین سے زر اور نقد گہنا
مراتہا بیل کیا یہ چپہ لگے کا
کہ سوچی بیٹہا اور سرکہ گیا پیٹ
لیا پہر وتا نسی اپنی گہر کا رستا
بتاشی پان پہلک دونون لائی
خدا جانی گئی دونون کدہر کو
کہا چودہ کی یا پندرہ برس کی
وہ سمجہا یہ کہ قاضی جی ہین دانا
کہین عورت کو لیکر اوٹہ گئی وہ
نہین کچہ دیکہتا ہی ہوش وحواس اب
لگی اندر نظر اکبار کرسے نی
نکالا اور پلنگ پر لاکی ڈالا



وہ قاضی جهلکر پہ رنگ اور عطر — ہوئی گہر کو روانہ پڑہ کی لاحول
تو بیٹی ماری غم کی ہو گئی لوٹ — جب آئی تن پہ بڈہی کی نظر چوٹ

کبهی بیٹی بدرجی کو اسکی پرویز — کہ باوا جی کسی مذہب سی پرہیز
کبهی سہلا دین اوسکی پاون سر — کبهی مٹی سونگہا دین اوسکو لاکر

جب آیا ہوش مین پوچها بت احوال — کہا کیا پوچهتی ہو تم مرا حال
جسی سمجہا تہا تمنی آہ عورت — نہ تہی زنہار وہ واللہ عورت

ارے تمنی نہ کچهہ دیکها نہ بہالا — کہ وہ عورت نہی تہا بیل والا
اوسینی بسطرح مجہکو گہسیٹا — اوسینی بسطرح سو ٹکون سی پیٹا

سنا لیسا جرا بیٹیون نی جس دم — لگی کہنی بہت سا ہو کی پر غم
کوئی مین بہی وہی لٹکا گیا ہے — کمر مین بسطرح جہٹکا دیا ہے

کہ گہر اپکی کہین پاوینگی اوسکو — تو ہم کیا ہی کہا جاوینگی اوسکو
نہین لگتا وہ جبتک ہاتہ افسوس — ہماری جبکو ہی دن رات افسوس

کہری ہولا کہین وہ ہاتہ لگ جاے — دعا ہم ہی ذرا دین اوسکو دکہلاے
یہ کہکر سر لگی وہ دیکہنی گہر — بنایا کچہہ بہی رکہا تہا جہان زر

نہ زیبا پا کہین اور کچهہ نہ زیور — نہ پایا تیر و ترکش اور نہ خنجر
جو دیکہا گہر کو خالی مال و زر سے — لگی سر مارنی دیوار و در سے

بیان سب کر چکا مین حال ایہانکا — سنو اب تم بہی سب احوال وہانکا
جوان دو تین دن گہر اپنی رہکر — کسی سی حال اپنا کچہہ نہ کہکر

لیی کپڑی ہین بودی پرانے — کہ تہا مفلس ارے ہر ایک جا سی
بنا وہ اسطرح کا سیدہا سادا — کہ پہچانی ٹہگون کا بہیر نہ دادا

دوا مین ہی بہت وہ کہیلا ستا — بغیر اسکے نہ کہانا ڈالتا ہاتہ
ٹہگون کی گہر سوا اوسکو نہ تہی تاب — چلا وہ اونکی گہر کی سمت بیتاب

وہ چلتی چلتی پہنچا اوس گہری پر — کہ لٹکا یا تہا ٹہنگ کو جسکی اندر
نہا کی اور وہان جیدن لگاکی — لگا پوجا وہ کرنی مین لگا کی

ہوا انتہا جیون ہی پوجا مین مشغول — سوا اسکی نہ تہی وہان دونون معمول
گئی بیٹہہ اوسکی دونون ور بروہ — لگی کرنی جوان سی گفتگو وہ

مہاراج آپ آئی ہین کہان سی — کہان سے آپ جاوینگی یہان سی
بیان ہمسی کرو کچہہ اپنا پیشہ — کہ کیا کرتے ہو تم ہمیشہ ہمیشہ

کہا او سنی نہایت ہو کی غمگین — کہ ہون نہین ہرمن محتاج مسکین
چلا آتا ہون مین یہان اپنی گہر سی — بہت آگاہ ہون ہر ایک فن سی

بلی ہی جو کوئی بیمار رنجور — وہین کرتا ہون اوسکا درد و دکہ دور
مریضون کی دوا کرنا جانتا ہون — مریضون کا مرض پہچانتا ہون

نجوم اور شاستر سی بہی ہون آگاہ — مجهی معلوم ہے سب بید کی راہ
بہت سی دیکہتا ہون نبضین لوگون کی — پہلی ہی دیکہتا ہون ہر ہر نبضون سی

غرض ہر ایک فن مین ہین ہشیار — ولیکن تنگدستی سی ہون لاچار
چلون ہون اب کہین کہانی کمانی — لگا ہی ناک مین دم اپنا آنی

کہا گر آپ ہین ہر فن مین ہشیار — تو ہی آپ یان و زر لا چار
ابہی یان سی کہین ہرگز نجاو — جو کچہہ دل چاہتا ہے سو کہانیکو کہا

پڑی ہین قبلہ گاہی اسنے بیمار — نہایت ہو رہی ہین وہ ستی لاچار
توجہ کرکی اونکا دیکہی حال — کہ کیا کچہہ درد ہی اور کیا ہی احوال

بس اب چلیے یہان سے گہر ہمارے — بدل تابع رہینگی ہم تمہارے
کہا انہی تو یہ ہی آرزو ہی — مریضون کی نہایت جستجو ہی

اسی باعث سی مین چلا ہون گہر سے
کہ پیدا کیجیے کچھ زر ہنر سے
دکہاؤنگا تمہیں اپنا ہنر جب
لگی گا ہاتہ میرے تمہیں کچھ تب

یہ کہکر ہو لیا تب اونکی وہ ساتہ
او نہون نے پہر پکڑ اوسکا لیا ہاتہ
اگر ہی باپ آزاری تمہارا
شفا کا اوسکی ذمہ ہی ہمارا

غرض وہ ساتہ اوسکو لیگئی گہر
بری عزت سے بٹہلایا پلنگ پر
پڑا تہا ایکطرف باپ اونکا بیمار
لگی وہ باپ سے یہ کرنی اظہار

کہ یہ آکر جو بیٹھی ہین پلنگ پر
انہین بہی دیکہیہ لیجے اک نظر بہر
انہین لائی ہی یان قسمت ہمارے
یہ سب کہودینگی بیماری تمہارے



طبابت مین بہت استاد ہین یہ
نہایت اہل استعداد ہین یہ
سوا اسکے ہنر مین ور بہی یاد
غرض ہر ایک فن کی ہین استاد

سنینگے وصف انکی آپ کیا اب
علاج اپنا کراؤ انسی بس اب
وہ بڈہا ہو گیا خوش سنکی یہ بات
وہین کی بندگی اوسکو [illegible]

کہا گر آپ مین ایسا ہنر ہے
تو صدقہ میرا تمہیں سارا گھر ہے
بہت اچھا کیا آئی یہان تم
دوا میری کرو اے مہربان تم

رخ صحت اگر دکھلائین گی آپ
تو سب کچھ میری گھر سی پائین گی آپ
کہا ہر کی دیا سی ہون مین وہ بید
کہ کر دیتا ہون ہر اک دکہ کو ناپید

تمہاری ہی دوا جو مین کرونگی
تو کچھ دکہ اپکا رہنی نہ دونگی
شتاب اب اسطرف کو لائی ہاتہ
مجہے اپنا ذرا دکھلائی ہاتہ

کرون تشخیص وہ کہکی دیکہکر نبض
کہ لرزہ ہی تمہین یا تپ ہی یا قبض
کہا کیا دیکہتی ہو ہاتہ میرا
نہ دیکہو ہاتہ جو کچہ ہو گات میرا

مرض مجہکو نہین کچہ تن کی اندر
مرض میرا عیان ہی سب بدن پر
دوا میری بدن کی آپ سے کیجیے
خبر میری بدن کی آپ سے لیجے

لگا پہر دیکہنی وہ اوسکی تن کو
کہا پہر دیکہ کر سب تن بدن کو
کہ دیکہا مین بدن سارا تمہارا
دیا ہی بسطرح یہ سوج سارا

اور آتا ہی نظر سر مین بہی اک گہاؤ
کسی دشمن سی کہایا آپنی گہاؤ
ہوئی ہوگی کسی سی یا لڑائی
لڑائی مین کہین یہ چوٹ کہائی

کہو کس بدعی نی ہاتھہ ڈالا
ذرا ہی سے اشارہ مین ہمارا
مین کہہ سکتا نہین یہ ماجرا سب
کہی مین اوسکے تمیث کچہہ نکو
نکی ہمنی ذرا بہی دلین کچہہ غور
دکہائی تہی جو اوسنی ایسی کہ مکر یہ
یہان تک اوسنی مارا کیا کہو تیز
غرض اوسنی بہت سا مجہکو ستا
مگر تمنی بہی یہ بیجا کیا تہا
یہ کہنکی پہر بنایا اوسنی ہرہم
کبہی سینکی بدن کو آگ ہی سے
کہلاتا تہا کبہی وہ مونگ کی دال
کہ تمکو خوب ہی دکہہ کی دوایا دو
مجہی اب کہتی ہین آپ چنگا
ابہی کہا اور دو چار دن اور
ولی جس پیرکی مین لی تجویز
خدا چاہی تمہین آجاوی وہ روز
اگر لینی دوا مین آپ جاؤن
یہ سمتی ہی ... نہین کر رو
کرو ایسی ہی مجہپر مہربانی
نہو ہرگز سی کیفی خود ہی بیمار

کہو کس سے پڑا تہا تمکو پالا
کیا معلوم تمنی حال سارا
مگر کچہہ اک سنا تا ہون تمہین اب
کیا وہ بیل اپنا چھوڑیان تب
بس عاشق ہو گئی ہم اوسکی نی بغور
کہ جان اوسپر لگا مین کرنی قربان
یہی بہتر ہی چپکا ہو رہون مین
لیا اور لوٹ بہی سب گہر ہمارا
کہ بیل اوسکا بتایا چھہ تکی کا
لگایا زخم پر اوسکی اوسی دم
کبہی مالش کری تیل اور گہی کی
کبہی قلیہ کسید مچہلیان دال
ابہی تم بیچ چکہون کی ہو استاد
جو فرماؤ نہالون جا کی گنگا
نہلاؤنگا تمہین ہرگز نی بغور
سو اب بازار سی آدیگی وہ چیز
کہ بس اوس ترو رکا ہو ہر طرف شور
نہ جاؤن جا کی آؤن یا نہ ادس
اور اوسکی پاؤن پر رکہہ لیا سر
بڑا پاجا ولی ور آوی جوانی
کہ جاؤ تم دوا کو سوی بازار

کہا بڈہی نی بس ابہی جانا
ہمین بیشک ستایا مدعی سنے
کرایا تہا جوان اک بیل اسکا
زنانی بہیس سی پہر یہان وہ آیا
لگا رہنی ہماری گہر مین آکر
کئی دن بعد پہر یہ داؤ کہیلا
سوا اوسکو وہ لیکہ سیم وزر مال
کہا اوسنی بہت بیجا کیا ہے
مری نزدیک دونو نکی خطا ہی
کہین ہلدی لگائی اور کہین کچہہ
کبہی گہی سی کراتا تہا وہ پرہیز
لگا چنگا وہ ہوئی دن بدن جب
مرض پہر اکیا ہی آپ نی دوسرا
کہا چنگی ہوئی ہو تم ابہی کب
دوا ایک اور بہی جو کہا دگی تم
کہون مین جو کچہہ اب منگوائی
غرض تمکو کرونگا اسقدر شاد
کوئی ملجائیگا وہان مجکو بیمار
کہا ہان مجکو ایسی ہی دو لو دو
دوا لینی نہ تم بستی کو جاؤ
کہا پہر یہ لیسرا کو بلا کر

کہ ہو تم بہی نہایت مرد دانا
بلا شک دکہہ دکہایا مدعی سنے
تو پوچہا اوسنی بیٹی مول اوسکا
ہماری ساتہ کیا کیا روپ لایا
لیا سب بہید گہر کا دل لگا کر
کہ مجکو دیکہکر گہر مین اکیلا
گیا بہاگ اپنی گہر کو یا لینی نکال
جو تمکو اسطرح کا دکہہ دیا ہے
ولی جو کچہہ کہو تم سو بجا ہے
لگانی وہ لگا ہر دم کہین کچہہ
کبہی گہی دال مین کرتا تہا آمیز
سپاہی کی صفت کرنی لگا تب
نہون مین یا پکا کسطرح شکوہ
نہ بیماری گئی ہی آپ کی سب
تو بڈہی سی جوان ہو جاوگی تم
اور اوسکو دوہی پہر کہا تمہارا
کہ رکہوگی ہمیشہ مجکو تم یاد
نہ آنی دیگا مجکو وہان سی زنہار
جو ہو جاؤن جوان پہر از سر نو
اسیر الا دیگا جو کچہہ تہا دو
کہ لاتو اک دوا بستی سی جاکر

گیا یعنی وہ جو کچھ بتلائے
سپاہی وہاں موجود تھا ہی
زر و زیور سی اوسکی تہا وہ آگاہ
کہا پہر آپ یہ بتلاوے گا

گہڑی اک بعد پہر ہوا سپاہی کا
ہوا گہر سی لو ہر کو وہ بہی آگی
لیا پہر زیور و زر سب وقت وام
مرا تہا بیل کیا وہ چہٹکی کا

گہر یاد آئی ہی مجکو اک دلاور
اکیلا رہ گیا بڈہا ہی گہر جب
وہین پہر سامنی بڈہی کی آ کر
یہ سنتی ہی ادہر اوسکی گئی ہے

سنگا تہا پہا سے وہ بہی گیسیلور
سپاہی نی کمر باندہی وہین تیغ
لیا ایک بندگی سی سر جہکا کر
اور دہری ہاتہہ مین جلدی سی تیغ



پڑا اثر اسقدر سر مین لگا یون
اور وہ گہر اپنی پہونچا وہ سپاہی
کہو یون کس لئی بیہوش ہو تم
کہا بڈہی نی کچہ اک ہوش مین آ
لئی ہو ہم جبہی دونون و دشنہ
ہوا جبتک نہین بیہوش و بیدم
نہی اوسنی کیا ہی بسطرح تنگ
یہ اچہا بیل لائی آ تم یہان

کہ گنتی مین بہی بڈہی کی آ نہ مین
اودہر گہر آئی یہ بہی دونون بہائی
کہو کسواسطی خاموش ہو تم
کہ پوچہو ہو مرا احوال تم کیا
لیا بس لوٹ اوسنی گہر مین گہر کو
وہ مارے ہی گیا پاپوش سی ہم
نہین کچہ خوب ہی یہ زیست کا نام
چلی جس بیل کی پیچہی یہ جان

ہوا وہ بیٹی بیٹی جبکہ بیہوش
پدر کا اپنی دیکہا جب یہ احوال
نظر آیا نہین وہ بیدہی گہر
جسی تہا تمنی سمجہا بیدا اسد
پہر آکر سامنی میری وہ بد ذات
کہو جاؤن کہان مین اوسکا مارا
وہ کس کس رو سی آتا ہی اوسکا
نہین وہ چہوڑتا پیچہا ہمارا

چلا گہر کو سپاہی ہو کی خاموش
لگی تب پوچہنی وہ اوس سی احوال
کہ جو ہر بات مین کہتا تہا ہر دم
سو نکلا بیل والا شخص بد ذات
لگا بس مارنی پاپوش و لات
وہ بیان کرنی نہین دیتا گذارا
وہ کیا کیا روپ کہلاتا ہی اوسکا
کرین ہم کسطرح اپنا گذارا

پھری ہی وہ مری لینی جان اب ۔ گھر اپنا چھوڑ کر جاوین کہان اب
اگر وہ یونہی یہان لیتا رہی گا ۔ تو اک دن جی مرا جاتا رہی گا

کہا بھائیون نی گر آویگا وہ پھر ۔ ہم اوسکا کاٹ ڈالینگی وہین سر
کیا ہی ظلم اوسنی ہمپہ بی طور ۔ نہ بہولینگی کبہی ہم اوسکا یہ جور

وہ یان جس روپی آویگا کل ۔ اوسی جیتا نہ ہم چھوڑینگی زنہار
خبردار اوسکی اب ہم رہینگی ۔ بہت سا ہوشیار اب ہم رہینگی

رہینگی فکر مین ہم اوسکی ہر آن ۔ کسی دن آخرش لگجایگا ہات
بس اب گہر سی نجاوینگی کہین ہم ۔ رہینگی کوئی دن ہم بہی یہان ہم

یہان وہ مکر سی آیا ہی دوبار ۔ کبھی کیا پھر نہ آویگا وہ مکار
غرض وہ ہر طرحسی ہوکی پرجوش ۔ پہر آخر ہوگئی ناچار خاموش

سنو اب اوسی کا ہی یہ احوال ۔ یہ کیا کیا کچہ کیا گھر جاکی فی الحال
لگا بازار سی سب کچہ منگانی ۔ لگا میوہ مٹہائی روز کہانی

کبھو وہ خوب سا حلوا پکاوے ۔ کھلاوی اور کو اور آپ کھاوے
کبھی آمیز کرکے شکر اور گہی ۔ مزہ سی ہات مارے بہات پر بہی

نکالا وہ خرچ کرنی جبکہ بیباک ۔ دل ہمسایگان جلجل ہوا خاک
جو دیکھا تہا اونہونی وہ اوسکا ۔ یکایک دیکہکر وہ ہوگئی دنگ

کبھی یا ون بہائیون نی اوس سی بات ۔ کہانسی زر لگا اتنا تری ہات
تو کرتا ہی یہ زر سودا مین خرچ ۔ نہین کرتا ہی کوئی اتنا بہی خرچ

نظر آتا ہی تو زردار ہمکو ۔ بہت زردار اور ہشیار ہمکو
تو ہی آسودہ حال و فارغ البال ۔ ادہر ہی ہو ذرا متوجہ احوال

بہت تکلیف مین ہین آج کل ہم ۔ نہین اس غم سی فارغ ایک دم ہم
کہا تہا یہ شتر تونی آکر ۔ کہ لایا بیل تہا مین اک کمار

سبکے ہاتہہ اوسکو بیچ آیا ۔ پہر اوسکا مول ہی ہینی پایا
یہ کہہ اب تو کہا لایا ہی بانسے ۔ کہ آیا ہی سفر کر کی جہان سی

کہا سچ تو کہی تہی ہینی یہ بات ۔ کہ قیمت بیل کی آئی تہی ہات
گیا پہر مین جو اوسکی پاس دوبار ۔ دیا کچہ خرچ مجہکو چار ناچار

بلاشک ہی بہت وہ مرد اشراف ۔ اور اوسکا ہی نہایت دل بہی صاف
چلا جاتا ہون اوسکی پاس جب ہم ۔ وہ دیتا ہی مجہی کچہ خرچ تب سی

ولیکن اوسکی بیٹی ہین جو دو ۔ سو اونکا ہی نہایت طور بطور
مین جب جاتا ہون لینی مال کی ہم ۔ تو ٹرانی لگی ہین وہ بد انجام

پدر ہی اونکا ہی کچہ مرد معقول ۔ کچہ اوسکا خرچ دینی کا ہی معمول
کرون مین کس طرحسی اوسکی تعریف ۔ کہ ہو سکتی نہین ہی اوسکی توصیف

نجانا تہا سو تم نی اٹہ جانا ۔ بدولت اوسکی مین کہتا تہو نا
بہلا تم ہی چلو اوکی میری ساتہ ۔ یقین ہی خرچ کچہ لگجایگا ہاتہ

وہانسی تم بہی آوگی نہ خالی ۔ کہ ہی جاکر وہ اپنی دیکہ بہالی
وہ بولی ہوکی خوش با خاطر شاد ۔ بجا لاوینگی ہم ہی حسب ارشاد

بس اکی ساتہ ہمکو لیچلو وان ۔ بڑا ہوگا تمہارا ہمپہ احسان
گیا کچہ بہید سی اوسنی نہ آگاہ ۔ چلا وہ بہائیون کو لیکی ہمراہ

رہا نزدیک گہر جب اون ٹہگوکا ۔ جوان نی دوسی گہر اونکو بہلا
کہا یہان سی قدم جلدی اوٹہا کر ۔ یہ دو آوازہ دروازی پہ جاکر

نہ کوئی آدمی بہی گہر ہی اسدم ۔ لڑائی ہین یہان اسکا ہم
تمہارا نام پوچہین گی وہ جسدم ۔ تو کہنا بیل والا ہون سنایا

اگر بڈھا وہان ہوگا فقط کہار
اگر اوسکی پسر گھر ہونگی موجود
نہین کمزور ایسی تم بھی نہار
امیر اور سپہ گر تھی موجود
یہ سنتی ہی وہ باہر گھر سی آئے

بہت سا مہربان ہوگا وہ ہمسے
خلش کو سنتے ہونگی مرد وہ
جو کہاؤگی اونہین کے ہاتھ سی مار
یکایک جھانک کر وہ دونون مرد
اونہون نی بھی قدم ہانسی اوٹھائے

تواضع اونکی بھیا تک کرینگا
اونہین تم دیکھتی ہی بھاگ جانا
غرض دونون نی دروازہ کی اوس
لگی کہنی کہ کیا ہی نام تیرا
لگی یہ بھاگنی بس ہانسی مین

کہ پیرن پر تمہاری مغز ہوگا
وہانسی بھاگ کر پھر گھر کو جانا
ٹھگون کو دیہی مین آواز جا کر
کہا ہی بیل والا نام میرا
لیا اونکو پکڑ دونون نی ویہن



لگی ہوتی پھر آپس مین لڑائی
سنکو ان کے گھر پہنچ اور لیکی پاپوش

لگی کرنی بہت مار کٹائی
وہین ڈھبی کی کہوئی مار کر ...

جوان بٹھی وہ ہی یہ دیکھ احوال
پھر اپنا بیل کھول وہ سوی جال

ہانکی دوسری رستہ سی فی الحال
لیکر نہ ہوا وہ سی روانہ



گھڑی اک بعد آئی وہ دونوں جب آ
گئی تھی یہ چھوڑ کر ہم تمکو اچھا
گئی جو تم یہاں سے آہ جو ہین

بہت سا پوچھتی اور جھاڑتی تھی
کہو اتنی میں تمکو ہو گیا کیا
سپاہی بیل والا آگئی دین

جو دیکھا باپ ہی از بسکہ بیہوش
کہا میں کیوں نہ ہوں اس طرح بیہوش
مجھی بس جوتیوں سی خوب مارا

تو بیوی نے کہا تم کیوں خاموش
کہ بیٹا اب سر پہ کھائی میں پاپوش
پھر اپنی بیل پر چڑھ کر وہ طرار

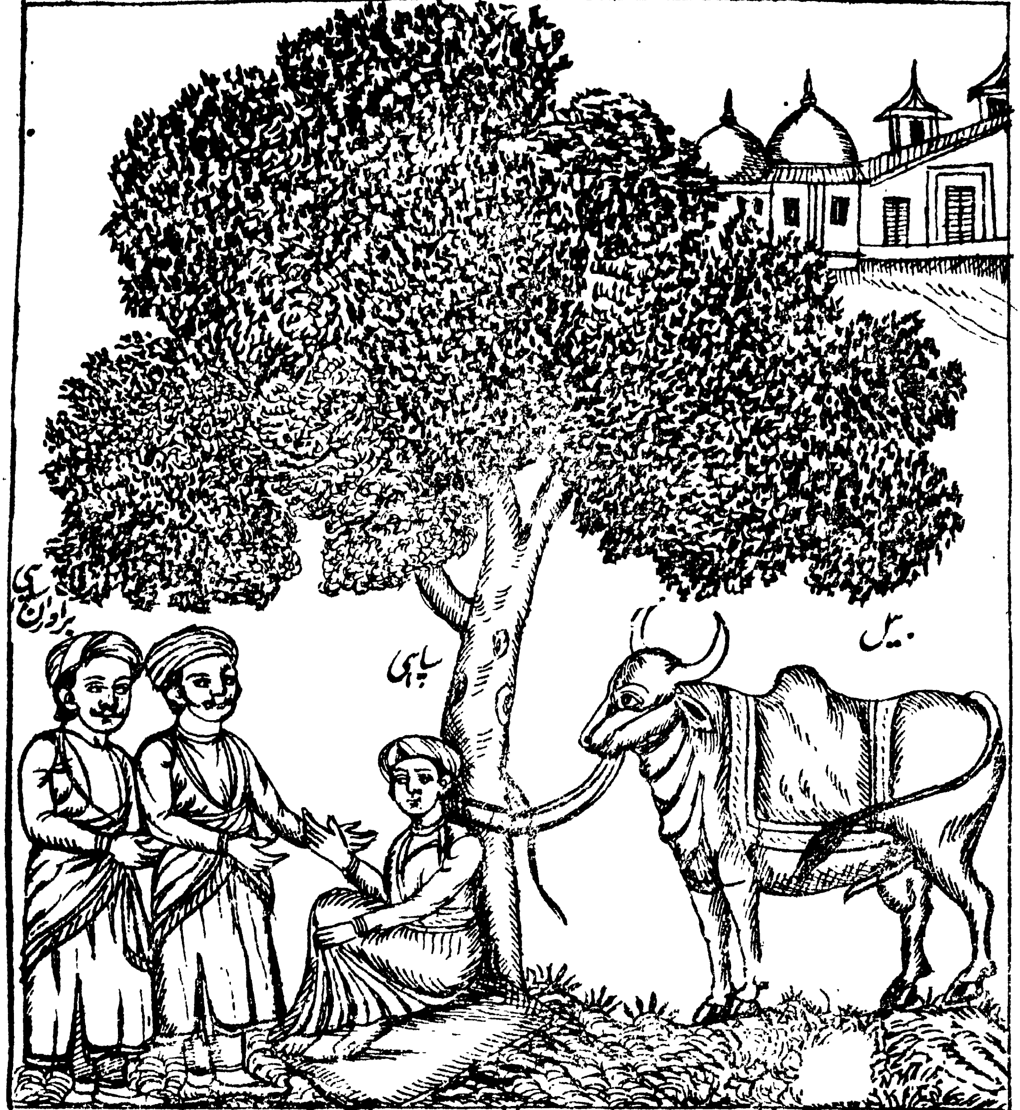


گیا فی الفور یاں سے بھاگ کر گو
کہا وہ مدعی یاں کیونکر آیا
ہم اوسکا گھر ہی گھر میں کام کرتی
مگر اچھا ہوا وہ لیگیا بیل
گیا وہ بیل لیکن بچ گئی جان
غرض یوں کرکی باتیں بالا سخن
کہ جب لیکر گیا وہ بیل گھر پر

نہ دیکھا پھر نظر بھر کر ادھر کو
اوسی تو مار کر ہمنے بھگایا
تمہارا اور اپنا نام کرتی
کہ اوس کمبخت کا منحوس تھا بیل
کہ وہ مکار آویگا نہ پھر یان
پھر آخر ہو رہا چپ بد اندیش
تو بولی اوس سے وہ دونوں پھر لعین

نہ جانی کیوں گئی تھی ساتھ کسی کی
بھلا تمنی نہ کیوں ہمکو پکارا
کہا بڈھی نے تم سی کچھ نہ ہوتا
بتا اگر ہماری گھر وہ جیسے
ہمارا لٹ گیا گھر جب سی سارا
ٹھگوں کا کام چکا میں ہوا سب
کہ وہانسے ٹل گیا تھا تو کدہر

یہ کی تخریب میری اوسنی بیجا
ہماری ہاتھ سی وہ جاتا مارا
جو ہوتا یوں تو میں کاہیکو رونا
سراسر ہو گئی برباد شب سے
بچا مکار سی بیچا ہمارا
سپاہی کا سنو احوال اب آ
وہ دونوں ہمکو آچھی تھی جو وہ



اونہون نے ہمکو مارا اسطرح
گئی غیرت ہماری اسطرح

کہا مین کہدیا تہا اوللہ ہی
کہ بیٹی اوسکی ہین بدذات ہی

اوسہونکی گہر گیا تہا مین بہی اللہ
مگر مجہکو دیا کچہ بہی نہ خرچ آہ

ملیگا گر کوئی گاہک مجہی اور
تو مین اس بیل کو بیچونگا فی الفور

بہن تو شمول زبانکو بند کر تو
بہت سا کہہ چکا ہی درگذر تو

چہوڑا کر اپنا پیچہا اونسے چہڑالیون
گہر اپنی بہاگ کر آئی ہین دونون

نہ دیکہا ہوگا ہرگز کچہ پس و پیش
جپیٹ تمکو گئی ہونگی وہ بدکیش

جو ہاتہ آئی نہ دیکہا بیل کا مول
تو لایا اوسکی گہر سی بیل کو کہول

جہانسی بیل کی مین دام لونگا
وہانسی کچہ تمہین بہی خرچ دونگا

تمام اب ہو چکی یہ سب کہانی
کری ہی تو نے بس گوہر فشانی

تمت

قصۂ محمود شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تھا ملک عجم میں ایک سلطان | موصوف بعدل و داد و احسان
کسری سی فزون تھی اسکی نصفت | حاتم سی تھی زائد اوسمیں ہمت

رستم سی دلاوری میں افزون | حکمت میں تھا غیرت فلاطون
القصہ وہ شاہ بحر الفت | رکھتا تھا بحال خلق شفقت

تھا گشت کنان وہ شبکو جویان | تا خلق کی حال سی ہو آگاہ
اک شب جو وہ شاہ گھر سی نکلا | رہ میں ہوئی چار شخص پیدا



کہنی لگی شاہ سی کہ راہ | تو کون ہی نام کیا ترا کہہ
جاتا ہی کہاں سی تو کہاں یار | شب گردی سی تجہکو کیا کار

بولا شہ سنکی بی تامل | کرتی ہو عبث یہ شور اور غل
جو تم ہو سو میں جو میں سو ہو تم | کرتی ہو جہ اس اپنی کیوں گم

تقریر یہ شاہ کی وہ سنکر | کہنی لگی تجہہ میں کیا ہی جوہر
شہ نی کہا پہلی تم بتادو | پہر میری ہنر کا پتا لو

چاروں میں سی ایک تن یہ بولا | حیوان کی ہوں گفتگو سمجہتا
کہنی لگا دوسرا یہ سنکر | بتلادوں وقت مہ جہاں پر

تھی تیسری شخص نی یہ تقریر | کرتا نہیں نقب میں تاخیر
ہو سنگ و حدید کا اگر کاخ | کر دوں اک دم میں اسمیں سوراخ

چوتھی نی کہا یہ سنکی فی الفور | اب میری کمال پر کرو غور
یعنی جسی ایکبار دیکہوں | سایہ سی شناخت اوسکا کر لوں

جب کہہ چکی وہ کمال اپنا | شہ سی کہا کہ تو حال اپنا
شہ نی کیا اپنا حال ظاہر | ہوں کام میں بہت سی ماہر

آتا ہی جو دل یہ ایک ہی فن | مجرم کوئی ہووی گردن زدن
جرم ایسا کہ ہووی لائق دار | دی قتل کا حکم تا بتکرار

میں سر کو جو دفعۃ ہلادوں | ہو قتل سی وہ اسیر ملعون
چاروں نی یہ سنکی فن فائق | بولی کہ میں آپ سب سی لائق

القصہ وہ پانچون حرامیان حیوان کی سخن کا تھا جو دانا	چوری کو چلی وہانسی شتابان سب نی کہا اوسکو ہان بتانا	پہونچی جو وسط شہر مین جا لگتا کیا کر رہا ہی گفتار	اک سگ عف عف سی پیش آیا اوسکی فکر صحیح سی تو آئی پایا



بولا یہ کہہ رہا ہے حیوان کہنی لگا ایک شخص یاران آگی کر واب اوسی روانہ رکھا تھا جہان خزانہ شاہ چالاکی سی نقب زن نی ہے کہ	ہی بات پانچون مین ایک سلطان موقع ہی نہین تمیز کا یہان بتلائی جو موقع خزانہ پہونچا وہ اوسی جگہ پہ ناگاہ جس جا تھا خزانہ مار کر	پھر سب نی باتفاق پوچھا جس کام کی کر چکی ہو نیت القصہ ہوا وہ آگی ہشیار کہنی لگی نقب زن سبھی ای یار ایکی ٹھوکر سی نقب نہی پایا	ہی کونسا انہین شتابی لا انجام مین اوسکی باہمت ہوا تھا جو کہ خزانہ سی خبردار ہو نقب تو پشت پا سے آکر حیران ہوے اوسکو دیکھہ کر یار



اور شہ کو تہا سخت ملال — یعنی کہ اوسکا تہا وہ مال
پھر سوچ کی دلکو کی تسلی — اسوقت مین ہی روا خموشی
باری کچھ کر کی ٹہیا سلطنت — اندر گئی چار تن بسرعت
پہنچ ہی کہا کہ تو ہی اب آ — سنہ عقل کو ہو کی کار فرما
کہنی لگا اون ہی یون مکرر — در آنا مجہی نہین سزاوار
رہنی دو مجہی مکان کی باہر — کہو یون تا حال یہانکا تمپر
یہ کہکی وہانسی شہ نکلی آہ — اور جا کی کیا عسس کو آگاہ
ہوتا ہی تباہ شاہ کا مال — کیا ہوگا تمہارا صبح کو حال
یہ سنکی عسس ہوا روانہ — الی شاہ نی وہ انسی راہ خانہ
پہونچا جو کوتوال اس جا — دیکھا تو ہے شہ کا مال لوٹتا
کر کی بہر حملہ اونسی یکبار — ان چارون کو کر لیا گرفتار



پوچھتی ہی کر لباس در بر — پونہچا وہ بادشہ کی در پر
جب مسند شہ نشین بیٹھا — فوراً آوان کوتوال پونہچا
بعد از تقدیم رسم تسلیم — اور لاکی بجا طریق تعظیم
چورون کی بیان کی حکایت — ظاہر بہی اپنی کی شجاعت
پاکر پہر حکم بادشہ کا — حاضر کئی چارون جو اونجا
فرمایا یہ شہ نی کر کی غصہ — کیا تمنی کیا تہا بد پیشہ
اچھی یہ نہی تمہاری کردار — اب دار ہی تمکو ہی سزاوار
پہر حکم ہوا عسس کو قطعی — کر چارون کو قتل جا کی جلدی
پاکر یہ کوتوال ایما — لی چارون کو اپنی ساتھ نکلا
اون سب مین جو مرد تہا سیانا — کہنی لگا یون بر فرد ایما
یہ شاہ جو تخت پر ہی بیٹھا — دیکھا ہی ضرور اسی کسی جا
دانست پر اپنی بہر یقین کر — بولا یہ شب کو تہا مقرر
کی چارونی بہر عسس کی منت — ہی دل مین ہماری ایک حسرت
رہین مرنی کو اپنی یعنی طیار — دیکھین سلطان کو اور اکبار
سنکر یہ عسس نی تو اوسی آن — حاضر کیا اونکو شاہ کی پاس
سلطان نی پہر اونکو جو دیکھا — فرمایا کہ آپ کہتی ہین کیا

آپ اپنا ہنر دیکھاینگی کب	ہم چاروں بھی قتل ہوتی ابہی	سلطان لیے ہماری کبھی جو ہر	بولی سب بسته ملک



بخشا پر مین نی انکو یکبار	کو قتل کی ہین سب سزاوار	فرمایا عجب سی مسکرا کر	شہ نی یہ التماس سنکر
اور عفو گنہ مین ہو نہ تاخیر	سند ونکی کری معاف تقصیر	جب دیویگا عاصیونکو محضر	امید ہی روز حشر داور
گذری ہی کریم کب کرے ہے	ہو گرچہ خطا و ظلم سے	رحمت سی عذاب کی بچایا	رحمت مین ہر ایک کو جگہ ہے

تمت

قصہ چار باغ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رنگین پر لطف

بعد حمد خدا و نعت رسول — اک کہانی سنو یہ تم معقول
اگر سیوت مین کہین ہمدم — ہمسفر چار شخص سے باہم
ایک درزی تہا ایک تہا سنار — ایک زاہد تہا اور ایک سنار
سب سفر مین اونہین پالا — وارد اک شہر مین ہوی جا کر
تہا جو جو رنکا اون بہت خطر — کوئی دم ہر شخص کو سوتا تہا
یار جانی تہی بسکہ وہ باہم — تو ہو نہون نے کہا یہ کہا کی قسم
شام سے صبح تک آج تا بہ حساب — جاگنی شب کو ایک ایک پہر
تا کہ جاتا رہے نہ کچھ اسباب — مستعد ہو گئی یہ کہکی شتاب

باغ اول از بچار بوجود آمدن صورت نہانی از تخم عدم

پہلی تہا جاگنا بڑھئی باری — اوسنی کی جاگنی کی تیاری
چین اوسکی رہین یہ پہر آیا — کہ نہین یون ہی جاگنا اچھا
غنیمت شغل مجکو آویگا — مفت مین پہر بیت جاویگا
بیٹھ کر گڑھیے ایسی اک تصویر — جسکو ہو دیکھ خوش دل دلگیر
پہر ہوی نیند اوسکو جب آ گئی — سوچکر اوسنی کی یہ عیاری
چیر کر جلد ایک لکڑی بڑی — کاٹھ کی ایسی ایک پتلی گڑہی
دیکھ جسکو پری ہو دیوانی — بنی ایسی ہی شکل لاثانی



تہا وہ درزی جو ایک نہایت چالاک — دیکھا جو دوسری شخص کو نقش کمال

باغ دوم بیان درزی خیاط پیرایہ پری تصویر

جیمین اپنی کیا یہ اوسنی خیال — کہ اسکو سنگار زنانہ بنایا ہے
وہ ہوا دوسری سے پہر بیدار — کسب اپنا بھی دکہایا ہے



پہنچہ تو مین بہی ہنر جتاؤن آپ
اسکو پوشاک سی پہناؤن اب
الغرض لیکی وہ سوئی تاگا
بیٹہ کر آدہی رات تک جاگا

اسکی پوشاک ساری زرنگار
جب وہ جوڑی کو کر چکا طیار
عطر مین پہر بسادیا اوسکو
بی تکلف پہنادیا اوسکو

پہنا آدہی رات کو اوٹہا

باغ سوم زینت دادن زرگر تصویر را بصنعتکاری خود

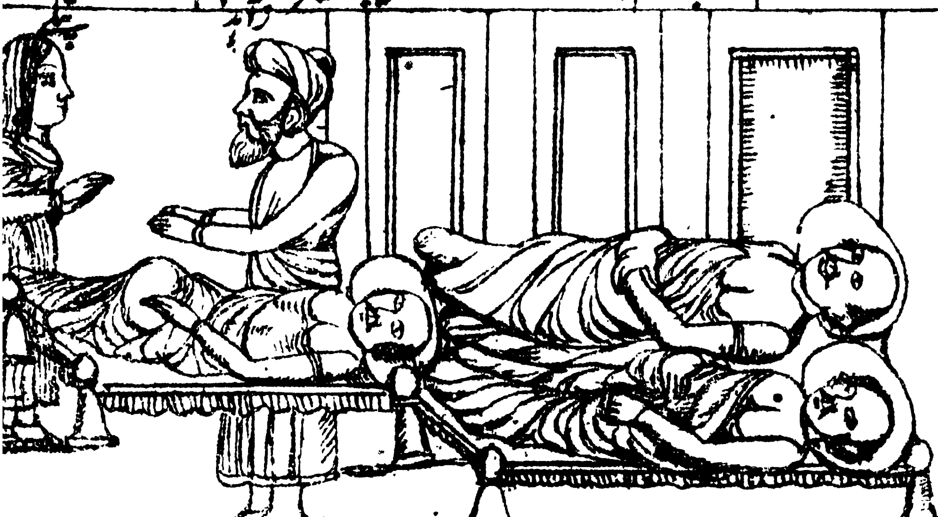
اپنی جی سی کہاکہ دونون یار
صنعتین اپنی کر گئی اظہار
کسب مین بہی تو کچھ جتاؤن اتنین
اوس پری رو کو اوسنی دن اوٹہا

کہہ کی ہار اور نکال کی ازار
جاند گہنا وہین کیا طیار
گڑہ چکا جب وہ سادہ کار تمام
کیا مینی کا سنار اوس پر کام
اپنی کاری گری دکہا اوٹہا



سب وہ گہنا لیکر اوسکو پہنا کر
اپنی بستر پہ سو رہا جا کر
زیور از بسکہ تہا بہت بہاری
تیلی سونی کی ہو گئی ساری

باغ چہارم جان دار شدن تصویر بتاثیر دعای زاہد



تنہا جب خوب لیچکا زاہد
چاہتا ہی یہی خیال اپنا
قدرت حق سی ایکدم کی بیچ
بار ہی آتی نہین وت ہلو رو آتش
دو گہڑی تک کہڑہی رہی مدہوش
پہلی نجار نی کہا یا رو
قطع ملبوس سین تہانام و نشان
سنکی درزی یہ بات ہوکی گرم
ورنہ اک کاٹ کی تہی یہ مورت
خرچ اسپر ہوا ہی میرا مال
ہی یہ از روی شرع میرا حق
جب یہ قصہ بہت بڑہا تو وہان
جب ہوئی کوتوال کو یہ خبر
اوس پری رو کو اوسنی جب دیکہا
یہ تو جاتی تہی اپنی باپ کی گہر
گفتگو سی ہوا جو کچہ نہ حصول
قاضی اب جو کہی وہی کیجے
سبنی قصہ بیان کیا جاکر
کچہہ بہی تمکو تمیز ہے یارو
دولت اسنی کہین چہپا رکہی ہے
قصہ کوتاہ ہر ایک کہتا تہا

آخر شب کو تب اوٹہا زاہد
بین سی یہی ظاہر کر دکہا اپنا
دیر تک اوسکو دیکہتا وہ رہا
یون دعا مانگنی لگا رو رو

فساد برپا شدن باہمدگر وقت صبح

بعد ازان اونکو آگیا جب ہوش
چین کچہ غور کر کی بہجوش
اس نہان کو کیا ہی مین نی عیان
یون لگا کہنی کہ خدا سی شرم
اسنی پائی تہی یہ کہان صورت
اور یہ آپس مین کر رہی تہی جدال
نر کمو اس سی تم غرض مطلق
ہوئی اکہٹی جمع پیر و جوان
بہتر اوسکو پری سی جو پایا
سہت مین نی جب کیا پایا ہی
تمکو جہگڑا یہی ہوگا کیا حاصل
مین نی پوشاک جب پہنائی خوب
قطع درزی جو کر چکا یہ کلام
سنکی یہ بات زاہد می کشش
صبح کو نت جو مانگتا نہ دعا
جڑا دسی دیکہتا تہا بیدم تہا

آمدن کوتوال و برگشتن ایمان آن بدخصال

بیٹہ کر اپنا سر ہلا کی کہا
تم اسی کسطرح سی لائی ادہر
یہ تو اس شخص کی قبیلہ ہی
مال جتنا لیا ہی وہ دیجی

رفتن پیش قاضی برای انصاف

جسکو فرمائی وہ اسی دیجی
حال سارا عیان کیا جاکر
یہ تو میری کنیز ہی یارو
اب یہ قسمت سی ہاتہ آئی ہی
پر اوسی کوئی لی نہ سکتا تہا
بات جو یہ ٹہر گئی بارسی
اوسنی احوال یک بیک سنکر
لیکی بہاگی تہی مال اور زر کو
تم مٹہائی کی طور سی کچہ لو
غور کیجی تو لیک وہ دلدار

بعد ازان اپنی دلسی اوسنی کہا
ای کریم اسکو جان دی اسکو
آگئی جان اوس صنم کی بیچ
شکل کو اوسکی دیکہہ چار دن
اوسکا کرنی لگا ہر اک دعوا
اوسکی تصویر تب بنایا ہی
سب کا دعوی ہی مجہہ سوا باطل
کاٹ کا اوسکی تب کیا اسلوب
تو کہا پہر سنار نی ای رام
بولا تم سب ہوئی ہی بند ہوس
کسطرح اسمین جان آئی بہلا
پیچ میں اوس پری کا عالم تہا
سب مین وہ بہی کہڑا ہوا آکر
مطلب اس سی کہو تمہین کیا ہی
یان کہا نیکو مجہسی کچہہ سنیجی
تو سبہون نی سخن کیا یہ قبول
وہانسی قاضی کی گہر گئی سارے
قاضی جی نی کہا یہ جن ہی مگر
لوٹ کر لیگئی تہی یہ گہر کو
اور یہ ٹہری کنیز مجہکو دو
اور آتی ہین اوسکی دعویدار

رفتن جملہ متخاصمین پیش درخت منصف مسمی بشجرۃ الحکم برای دادخواہی و بوقوع رسیدن لطیفہ کل شئی یرجع الی اصلہ

تہا ہو وان ہجوم خلق باہم | وہین سی ایک سن کہا ناگاہ | اب ہر اگوش تم کلام کرد | کیون جھگڑتی ہو ایک کام کرد
یانسی سو کوس پر ہی ایک درخت | وہان تلک تم سفر کا باندہو رخت | اوس سی یہ ماجرا کرو اظہار | ہد گیا منزور ہی تکرار
بات جو حق ہی وہ کہی گا صاف | تنکی کرد یگا وہی انصاف | جب ہوئی اس سخن سی آگاہی | تب وہ ہر گروہ سب ہوئی راہی
باری کہو کہا کی اپنی ہوش حواس | پہنچے گر پڑ کی اوس درخت کی پاس



جو کچھ آپس مین قصہ گذرا تہا | سو بہ تفصیل سب بیان کیا | آئی آواز ایک ہیبت ناک | سینہ جہٹ ہو گیا درخت کا چاک
بس غنیمت آ گئی اوسین | دو ٹکڑے وہ سما گئی اوسین | جو ہین اون او دات گذریون | ہو گیا پہر درخت کا جیون تون
چہا گیا اون پہ عالم یاس | یون لگی کہنی سب وہ ہوکی اداس | با تو آپس کی ہٹ گئی کلکل | و یہ جھگڑا ہی ہو گیا فیصل
اصل سی فرع فرع سی ہی اصل | کیون نہ دو نو تھا ہد گر ہو وصل | جز کی نسبت ہی اپنی کل کی ساتہ | قصہ ہوتا ہی جیسی مل کی ساتہ
سیتی دفتر جو درد کا کھولا | زاہد اونمین سی اسطرح بولا | واردات ایسی ہی عجب عجیب | حق تعالی کری ہماری نصیب
یعنی ہم تم یہ جسکی ہین اجزا | قطرہ سان سب ہین وہ ہی دریا | ہون اسطرح اوس ہی سب جمع | نظر دی نہ اوس سو مطلق
یار و عشق مجاز ترک کرو | رہ حقیقت کی عشق کی سب لو | تنکی یہ پند زاہد آگاہ | سب نی لی اپنی اپنی گہر کی راہ
الغرض اپنا مدعا ہی یہی | یہ کہانی جو نظم مین کی کہی

تمت

قصہ سوداگر بچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا سرتاج ہی
دو عالم مین جسکا بڑا راج ہی
وہ اول وہ آخر کریگا جو سوی
جو دنیا مین آیا ہیگا نہ کوی

وہ قادر ہی قدرت سی سب کچھ کری
وہ بخشیگا اوسکو جو اوس سے ڈری
الہی مین تیری صفت کیا کرون
یہ قدرت نہ زبان کو بیان کرون

جو چاہی تو رائی کو پربت کری
او پربت کو ناچیز کر کی دھری
الہی مری تجھسی ہے آرزو
کہ دنیا و عقبی مین رکھہ آبرو

تو بندہ پہ اپنی سدا مہر کر
کرم کی نظر سے لی اوسکی خبر
مین قدرت کا تیری کرون کیا بیان
تو رزاق مطلق ہی ہر دو جہان

جو توبہ کری اور تجھسی ڈری
دو عالم مین بخشی ہی یا مری
بہت راہ مین تری شکست پہرین
پناہ مین تجھے سر کو شکست پہرین

جنہون نی تری راہ مین [illegible]
اونہون نی کمائی کو پورا کیا
الہی مین بندہ گنہگار ہون
تری بخششون کا طلبگار ہون

الہی تو مجھکو نہ محتاج کر
تو اپنے فضل سے [illegible]
الہی یہ قدرت ہی تیری عجب
کہ دیتا ہی روزی مجھی بی سبب

تو صاحب ہی میرا مین بندہ تیرا
ہی نت غور او فکر تجکو مرا

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

قیامت مین مجکو بڑی آس ہے
کہ محبوب حق کا نبی خاص ہی
وہ درگاہ تیری مین سرتاج ہی
دو عالم شفاعت کا محتاج ہی

بہت راہ اوس پل کی باریک ہی
اور اک بال سی بہی وہ باریک ہی
تو دیدار دیگا جسی کردگار
گنہ بخشیگا اور لگاویگا پار

تو اوسوقت پر ڈر کچھ نا رہا
صدق سی جو کلمہ نبی کا پڑہا

آغاز قصہ

یہین اس سے آغاز قصہ کیا
کہ تہا فارسی ہندوی مین کیا
یہ دیکھا تاریخ ہائے کہن
کہ ہے سرسبز سلطنت کا چمن

کہ سلطان محمود صاحب ہنر
ہمیشہ شہر کی تہا لیتا خبر
رعیت پہ ہی ظلم یا عدل ہے
قہر ہے نگر بیچ یا فضل ہے

پہن کالی کپڑی سر شام کو
نکلتا تہا تا دیکھون انام کو
ہوا جب مسلح کمر باندہ کے
اکیلا چلا خنجر اک ہاتہ لے

کیا گشت ہر سوی بازار کو
چلا دید گلیون کو وہ نا مجہو
نہ پایا کسی ٹہور بٹ مار کو
نہ چور اور رہزن نہ بدکار کو

کہا سکو [illegible] صبح و شام
کہ ہی ہیبت امن مین تمام
عدل سے ہے خلق پر دگر غم نہین
کوئی ظلم ظالم سے پر غم نہین

[illegible]
اگر دن سیر [illegible]
یکایک سیہ پوش سلطان آیا
جو گذرا وطرف مکان وزیر

لگا شاہ کا او سطرف جا پڑا
جو دیکھا ہے کہ پھینکے کمند جا اڑے
یہ جانا کوئی چور بیٹھا رہے
کہا کہ تو مجھسے ترا نام کیا
کہا او سنی ایہ دھا حسب ہنر
کہا ہون مین اس شہر کا کوتوال
جو مین تمکو پکڑا ہی اسی بات پر
کہا اے شہنشاہ کی کوتوال
کہا شاہ نی طفلک بی خبر
اگر تم لیچلو مجکو گھر کی طرف
کری ورد میرا یہ ہی مجکو آس

تو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا
تب اوس آسری سی محل پر چڑھے
دیا یہ کسیکا گرفتار ہے
کیون آیا ادھر رات کو کام کیا
مجھے حال سے اپنے دیجے خبر
تجھی پوچھنا کیا ہی میرا حوال
مجھ کو پھڑا اون گالے دا
کرون عرض تمسی مین اپنا احوال
پکڑ چور کو کس نے چھوڑا مگر
خدا کو جو مانو تو ہے ایک عرض
ضمان دیکے مجکو کریگا خلاص

کھڑا ہیگا اک نازنین نوجوان
جو تحقیق دیکھا اوسے رات مین
ڈپٹ کر پکارا کہ ای بے نصیب
لگائی تماچے پکڑ زور زور سے
کہ تم کون ہو تم کو کیا کام ہے
یہی کام میرا ہی ہر صبح و شام
پکڑ ہاتہ اوسکا لی آگی دہرا
مرا سوقت چھوڑ دو تم تو توبہ
جوان مرد بولا کہ ای نیکنام
میرا باپ تمکو ضمان دیوی گا
کیا شاہ نے اپنے من مین خیال

جوان کی طرف کو ہوا وہ امان
کمند مسلسل لیے ہات مین
نہین خوف میرا ہے تجھکو ضرور
اور پکڑا اوسے جانکر او شخص
جو کہتی ہو کہ کیا ترا نام ہے
کہ رہزن و بدکار پکڑ دون تلہ
جوان کے یہ اندیشہ دل مین پڑا
کہ فردا کرون کام مین نا جوان
ہون تاجر کا بیٹا فلانی مقام
ضمان دیکے تمسی امان لیوے گا
بھلا باپ کا دیکھیے اسکا حال



پکڑ ہاتھ اوسکا رکھہ آگی گیا
خبر جب ہوئی اوس کی ہی ہر کو کیا
کہا ہون مین اس شہر کا کوتوال
اب اسوقت مجکو بڑا زور ہے
کہا مرد صلح سنے اسی شیر نر
مین ہر وقت کستا تہا اس اچل
مین ضامن ہونگا مجہی جار ہے
جو خاطر مین آوی سو اسکو کرو
خدایا جہان مین محبت نہین
نہین کوئی دنیا مین ساتھی اپنے
حکم ہو تو اک عرض ہی میرے کرین
جوان خوب خصلت ملکزادہ نام
خبر کہ مری یار پاتا کہین
کہا شاہ نے سنکے بے خبر
کہا باپ نے گو نکو کہا یا قسم
پکڑ کہ لیچلا وہ جہان یار رہتا
یکی یار وہ یکی بد مست تھا
کہ تہین ہتا کر وہ نکلا شتاب
جو وہ تو اوسکا وہ دل بند ہے
وہ بولا کہ کہہ تو ترا نام کیا
کہا شاہ نی کیا ہے قدرت عجب

چلا جا سکے وہ واری یہ شہر یار کیا
کہا اوسنی آگی بچہ ہے وہ دردمند
نہین جو یکتا تو پسر کوتوال
کہ چوری مین پکڑا بڑا چور ہے
اگرچہ پیارا ہے میرا پسر
کہ شب کو تو گہر سے نہ باہر نکال
کہ یہ پور میرا تو بدکار ہے
کہ مجہسی نہ ہو تو خدا سی ڈرو
پدر کو پسر کی ہی شفقت نہین
کیا باپ نے ہی کنارہ غضب
کہ کہتا ہون لیکن مین کشتی دلن
وہ شاید کہ اسوقت آجاد کلمہ
تو بیشک وہ سنکر کے آتا ہمین
ہی ماں باپ سے کوئی زیادہ تر
پر اوس یار سی ہی امید کرم
محبت نشانی کا گہر بار تہا
دگر یار کا نید مین وست تہا
لیی ہاتہ مین خنجر دست خود
سیہ پوش کی دست مین ہین ہی
مری یار سے کہہ ترا نام کیا
لگا وہی تو شمشیر ماری مجہے

جوان مرد کا باپ مقبول تہا
عبادت مین مولا کی تہا ہی مقیم
کہا لیچلو تم پدر کے حضور
بوقت سحر اسکو مارین گے ہم
ہمیشہ نصیحت بہت مین نے کی
سخن میرا اسنی کبہی نا سنا
نجانون کہ فردا کو کیسی پڑے
کہا شہ نے دنیا عجب سرد ہے
پکڑ ہاتہ جب لیچلا اسکو شتاب
کہا ای شہنشاہ تی کوتوال
مرا اس محلی مین اک یار ہے
عجب کیا ہی گر ہو وے ضامن مرا
چلو مجکو لیکر کرے گا وہ خوب
پدر سی بڑا کیا ترا یار ہے
کیا خوش سلطان نی دل مین تب
وہ اک یار سوتا تہا آنند مین
یکی یار کا دل بغل بیچ تھا
جو نکلا غضب مین پکارا دیسا
ملک نے پکارا کہ ای بیخبر
جو چاہیے سلا ہو ڑا ابی ہنکم
مین ہون خاص اس شہر کا کوتوال

خدا کی عبادت مین مشغول تہا
ستایا بڑی رات کو کیا ہی کام
تجہی دینے ضامن یہ آیا ہی تو
لہو خاک مین اسکا ڈالین گے ہم
ولی دلمین لایا نہ یہ ایک بہی
کہ جیسا ہی بویا تہا ویسا چونا
پرائی بلا کون سر پر دہرے
پسر کا پدر کو نہین درد ہے
جوان درد سے پہیر بولا کہ ای
کرون عرض تمسے مین اپنا حال
ہمیشہ جدائی کا غمخوار ہے
کہ ہی ایک تن اور ایک جان مرا
کہ دنیا مین ایسا نہین کوئی اور
کہ دنیا مین جسکا بڑا پیار ہے
کہ دیکہین چلو دوست کو اسکی اب
دگر یار کوتوال سے بند مین
دگر یار کا دل محل بیچ تھا
کہ یک ناسنبہالی تو جاوے نہ چہوٹ
نہین خوف میرا ہی تجکو مگر
تہین ہار دون شمشیر ہو وے گا گرد
گہڑی مین جب چاہون کرون تیرا حال

پکڑ لیجاہون اسی قتل کو — سحر دیکھیو شاہ کی عدل کو
اگر یار کا تجکو ہے درد و غم — ضمان ہو کہ فی الحال تا صبحدم

جوان مرد تھا یا ثابت قدم — لگا کہنے اوس یار سی بدالم
کہ ای یار اسی تم نہ مت کچھ کہو — اوب سی ہی با ہو لو جو ہمکو چہو

مگر اتنا تم کام اسدم کرو — مین جیوٹون اگر تم ضامن مری ہو
کہا ہون مین ضامن کرو تم قبول — کہ ضامن مین ہی خدا کا رسول

کہا سونپتا ہون خدا سے تمرو — کہ جسوقت جا ہون ہے حاضر ہو
پکڑ ہاتھ اوسکا گیا لیکے گھر — لگا پوچھنے کہہ تو کیا تھا مگر

بگویا ربا ما تو این حال خوش — کہ اینک ترا انچہ آمدہ بہ پیش
کہا شہ نے دل اپنا ہم جیت ہین — سنین باتین آپسمین جو ہر کہین

وہ دو یار خلوت مین ہمراز تھے — چھپے شاہ بھی وہان ہمساز تھے
بگفت ای فلان حال من گو تو چون — ولی لب مین از سر پرشکن

کہا ہون مین مشتاق دخت وزیر — کہ جگ مین نہین کوئی اوسکا نظیر
عجب نازنین ہے وہ ماہ جبین — کہون مین پری اوسکو یا حور عین

ہے وہ زلف کا مرے دلکو مار — کہون تیک سنبل کہ مشک تتار
وہی بال بجہ دل کو زنجیر ہی — مرے جیکی پہندیکی تدبیر ہی

وہ انکھین ہر اک اوسکی صیاد ہین — مژہ جو ہین وہ تیر فولاد ہین
بھوین کج کمان مایہ عید ہین — ویا روزہ دارونکی وہ ماہ عید

نگہ کو اگر وہ جو ترچھی کرے — تو سینے مین عاشق کے برچھی کرے
لبک لعل پر اوسکی بیجان ہے — کہ عاشق کا دل اوسپہ قربان ہے

وہ رخسار رشک گل گلشنی — کہو نمین پری پاکہ حور جنی
ہے سرو چمن باغ خلد برین — سراپا ہر اک عضو ہے نازنین

اگر وہ کبھی انکہہ سرمہ کرے — تو اوسکی نگہ سی کبھی نا پرے
دل عاشق کا وہ تکڑی تکڑی کرے — اگر اوسکی صورت نظر تک پڑے

اگر اوس پری پر کرے تک نظر — تو ہو جاوے ہشیار خود بیخبر
اوسی سرو پر دل ہی قمری مرا — اوسی شمع رخ پر دل شیدا ہوا

جو ہو صحن خانہ مین وہ خوشخرام — نہ لے شمس پھر روشنی کا نام
اگر جلوہ گر ہو وہ گلزار مین — نکل بھاگین سب پھول بازار مین

مین جاتا ہون اوس مالی صبح و شام — غلط ہے کلام اللہ پڑھنی کلام
کہ جسوقت پڑھا ہوا مین گھر مرا — او تارا قرآن کو رحل پر دھرا

مرا اوسکا ہر دن یہی طور ہے — تلاوت سوا کچھ نہین اور ہے
حقیقت مین اپنی کہی سب ہی بات — نہین اور واللہ کچھ اسکی بات

بر سجی دہوین مین وہ لعبت ہے — گویا چودہوین رات کا چند ہے
ہی اتنی ہی الفت مجھی اوسکے سات — خدا جانتا ہی نہین اور بات

یہی رات بازی مین اوس سے کہا — ہو ویگا وہی جو کرم مین لکھا
جو ہو حکم تیرا تو اسوقت پھر — مین چڑہ کر محل پر کرون ایک نظر

غلاسے مرے دلکو حسرت تو دے — ملون جا کے تک مجکو رخصت تو دی
کہ جبتک نہ جاؤنگا مین جان یاس — کرینگے بہت وہ مرا انتظار

کہا یار نے اک ہی وحشت مجھی — کہ پھر نا کوئی آن سکتی تجھے
کہا عشق مین جسنے ہی سر دیا — ہمیشہ خوشی سے وہ جگ جگ جیا

ضادی یہ تب یار نے یار سے — کہ جا کر ملو اپنے دلدار سے
چلا ہو کے رخصت وہ پھر مرد — کہ رکھتا تھا سینہ مین جسکے درد

سیہ پوش سنکر کے بیحال ہو / پہلا آزمایش کو خوشحال ہو
شتابی سے جاکر محل پر ٹھا / وہ سلطان چپ چاپ کھڑا ہو رہا
جو پہونچا وہ جاکر سر محل پر / تھی سوتی پڑی اپنی وہ سیج پر
کھڑا ہوسکے سو یاندی یہ چلین / جب آنسو پڑے اوسکی آنکھین کھلین
لگی پوچھنے اے وفادار مین / بڑی دیر کیون کے بتا یہ سخن
تری انتظاری مین شب کٹ گئی / ابھی نیند آئے جو مین سوگئی
بھلا تیری سودینکا کیا طور ہے / یہ زاری تری مجکو بس جور ہے
کہا کیا کہون مین جو اپنا ہوا حال / کہ امشب کہ پکڑا مجھی کوتوال
اگر مجکو ہمراہ وہان لیچلو / ضمان لیکے میری خلاصی کرو
یہ باتون کو سنکر ہوئی بیقرار / بھری اشک آنکھون مین سمجھو وہ آر
جدائی کو سنکر پریشان ہوئی / سنا حال بیتاب حیران ہوئی
بڑا چوٹی مو کو کیا تار تار / لگی کہنے پھر اوس سے ای گلعذار
مرے واسطے تو کسا ایسے / غضب ہے جو جان پر ستمین سہے
کہ یا پی فلک سے نے مجھی کیا کیا / مرا لیجے لیا مجکو غمگین کیا
ترے ظلم سے ہوگئی چشم کو / مرے یار سے مجکو کرتا ہے دور
محبت لگا مجکو حیران کیا / مثال زلیخا پریشان کیا
کہا یاری اب سنو میری بات / نہ رو وہ کہ ہی آج ماتم کی رات
پڑا اوسنی قرآن جو سنتا ہی تھی / کہ اوسوقت باقی پہر رات تھی
پلنگ سے اوتر کر کہا تھا جو سو / کہ کوتوال نی مجکو پکڑا ہی جو
اوٹھی نازنین ہاتھ جوڑی کھڑی / پکڑ دامن اوسکا وہ پاون پڑی
نین آگی اتری ہون جب جیا ہی ہو کر / کہ ہی وقت خالی کسی سی تو سر

جوان پر یہ بہ کا پڑا جوش تھا / کسی کی خبر تھی نہ کچھ ہوش تھا
کیا شاہ نے دلمین پھر فکر یون / کہ گوشی مین چپ کر کھڑا ہو رہون
ادب سے کھڑا ہوکے کی فکر یون / کہ محبوب سوتا جگاؤن مین کیون
جو دیکھا کھڑا سرو دلدار ہے / ولیکن روان چشم خونبار ہے
کہ ابتک نہ آئے کہان تھے مگر / حقیقت جو گذری سو اظہار کر
مجھے تجھ بنا ایک پل سال ہے / تجھے مجھ بنا کہہ کہ کیا حال ہے
سخن سنکے فی الحال رویا جوان / کیا نامرادی کا اپنے بیان
تب اوس سے کہا مین کہ اسکا نام / ہی اک یار میر الملک زادہ نام
پکڑ ہاتھ مجکو لے آگی وہ پہرا / چھٹا یار کو جب کہ ضامن ہوا
حقیقت سنی یار نے یار کی / گئے بھول جب بات سب پیار کی
کیا چاک جامہ گریبان پکڑ / لگے مارنے ہاتھ بالا سی سر
کہ تجھ بن اکیلی مین کیسے رہون / جو تک مین نہ دیکھون تجھے کیسے جیون
مجھی رین ظالم یہ جوگن ہوئے / سجانون مگر جیکی جوگن ہوئے
ارے او فلک سے برا بیوفا / تجھے دردمندون کا کب غم ہوا
نہ دل جسنی باندھا دل آرام سے / وہی جیتا ہے چین آرام سے
ہی صد حیف دلکو کہا بار بار / رہون مین اکیلی نہو پاس یار
وہ شمع لاؤ کہ ہوتی ہی دیر / جو پڑھنا قرآن ہی تو پڑھ لو سویر
جو جلدی سی پڑھکر کیا پھر تمام / پڑھا پھر نبی پر درود و سلام
کر اب وداع مجکو ہوتی ہی دیر / مرا یار میری کریگا او سیر
کہا یار میرا تو سر تاج ہے / بس اب چھوڑ دی مین نی سب تاج ہی
کہا یہ نہوگا برا فضل سے / کہ دنیا مین اب یہ زندگی سہل ہے

کہ تک جیو کو بدی کیا کرو
جو اسوقت پر دوست آوی نظر
تسلی بتادی تو اپنی سے مجھے
کہ اوسوقت پر مجھکو تیری نگاہ
وہان سی وداع ہو وہ تاجر بچا
شتابی سی آیا بلایا یہ کون
سر اوسکا اوٹھا اپنا زانو دیا
اوٹھا شاہ اوسوقت وقت سحر
نظر کر جو دیکھا شہ نی تلنگیر
یہ پچھم طرف ہی محلہ بڑا
یہ سن کر کوتوال اوس محلی گیا
پکڑ ہاتھ اوسکا لی آگی دہرا
سوداگر بچہ سوتا تھا محل مین
کہا مین ہون حاضر ترا جو رہون
عسس کو بہت اسپہ حیرت ہوئی
وہان تک جو ہمراہ دونون گئی
یہ تاجر بچہ چور ہی تو پکڑ
کہا بادشہ نی اسی لیکی جاؤ
تمامی شہر مین مچا تھا یہ شور

سنی نازنین نی جب اوسکی خبر

خلق تھین تو خدا سی ڈرو
مجھی سوت کی ملتی ہووی شکر
کہ اوسوقت جانو گی کیسی بچی
یہ سن سیاہ باتادہ گھوڑا اپنا
گلی لگ کی رو کر وداع ہو چلا
حقیقت کہی پہیر دلدار سون
جو نیند آئی اوسکو وہ غافل چلا
ہوئی اوسکی اوٹھنی کی بیکو خبر
کہ مجری کو حاضر ہوی سب امیر
وہان لوگ لیکر تو جا ہو کھڑا
ملکزادہ تب آن حاضر ہوا
تب اوسکی محل مین یہ غوغا ہوا
یہ غوغا سنا جگ پڑا نیند مین
اسی چھوڑ دی مین نہ جیتا رہون
یہ باتین سنین اوسکی سدھ بدھ گئی
کچہری مین شہ کی جو حاضر ہوی
ملک کو خلاصی شتابی سی کر
مین جیتا اون تیا دسکو سولی چڑھا
کہ تاجر بچہ رات پکڑا ہی چور
سو کل کو تہا دہنیان تلوار کا

ارادہ کیا چھپانے کا پھر اوسنی

ولی ایک غرض ہی مری تیری
کہا نازنین نی تقسیم رسول
کہا میری جس جا ہی ہو لی گور
گلی لگ کر روئی وہ پاؤن پڑی
کہ تہا قول مین راست بیادرن بچا
کہا یار نی بات یہی سکی
ہوئی صبح صادق جو شب ستر گئی
مشعلی سی اوٹھکر گیا عام خاص
عسس کو حکم تب ہوا شاہ کا
ملکزادہ نام ایک ہی نوجوان
کہا اوس سی ای نیکو رو صواب
تمامی محل مین اوٹھا جو شور
وہانسی چلا اوسکو رہین ملا
مین ہون چور ہی نیکو صواب
کہا دل مین اپنی خدا کیا کرون
نظر شاہ نی کر کہ دونون کا حال
وہان جو تری پرتھی سولی گڑی
شتابی بنکا ناگرو دیر کر
تماشی کی خاطر بہت بہیر تہی
جوان نیک منظر اپنی تہا یار کا

کہا تا عجب نین سنی درد کو بلا

کہ کل مجکو مارین گی تلوار سی
جو تمنی کہا سو کیا مین قبول
یہ سن سیاہ باتو ہودی گھڑی
اوٹھی تا نہنین ہاتھ جوڑی کہر
اوسیوقت سلطان بھی گھر کو چلا
بس اب سو رہو رات تہوڑی رہی
سو ذن نی اوٹھکر اذان تب کہی
سب ارکان دولت کرنی گوز
جہان پر مین بیٹھون وہانکو تو جا
مرا چور رہی شب کا جا تو وہان
چلون ساتہ تیری کرون مین جوا
کہ ناحق ملکزادہ پکڑا ہی چور
مری یار کو تو کہان بیچلا
چلون ساتہ تیری کرون مین جو آپ
کسی چھوڑ جاؤن کسی لی چلون
اشارت یہ کی تب عسس کو توال
خلق سب تماشی کو جا کر اڑی
جہڑ مانی مین ہول کی تاخیر کر
جو انکو بنا یار کی چھپی تہی

کہ دیکھون گی مین بہی تماشی کو جا



سجا سر پہ جیغہ اسے قاسم کا | ولی تہا وہ صد لاکھ کے دام کا
کیا سیاہ جامہ سیہ راہوار | سنگار کرکے گھوڑا ہوئی وہ سوار
پڑا یار کا اوسنی پھر غم کیا | چلی یاد کرتی کمان ہی پیا
کسی گھوڑا دوڑا استقبال کو ہی | وہ رولی لگی جھلکی شعرین پڑہی

شعر فارسی

امروز درین شہر سیہ پوش منم | ازیار جدا ماندہ و مدہوش منم
من جوشم و بین پوشم و خاموش منم | دیگی کہ بجوش آمدہ سرپوش منم
ابتو سولی ہی کہڑی یان گو دبار | ہست کیفیات چہ جہتا مین ہوگی
نا شعر اوسکا جو وہیں یار نی | سنایا جو یاد اوسکو دلدار نی
گر دار نصیب است مر بر در معشوق | تا رقص کنان بر سر آن دار منم
گر یار مرا آمدہ منظور کند | رفتن جانم چرا نہ مسرور کند
کہا دردمندی سی اوسنی یہ جب | بجز شہ کی کوئی نہ سمجھا سبب
تبسم کیا شاہ سلطان امیر | اوداسی لگا پوچھنے ای وزیر
سیہ پوش صف مین کہڑا کون ہی | مقابل جوان کی اڑا کون ہے
کہا اوسنی یہ مجکو معلوم نہ | ہی مخفی سخن مجکو مفہوم نہ
تو بولی یہ شہ اوس سے آگی بڑہ | کہ نزدیک جاکر نظر کراوسے
جو نزدیک جا دیکہا اوسکی تئین | تو پہچانا گہوڑی دختر کی تئین
کہا بادشہ سی نظر مین زکی | یہ حضرت سلامت ہی بیٹی مری
کہا بادشہ نی فکر ست کرو | کہین ہم جو تمسی وہی جا کرو
حقیقت اونہون کی ہی مجہ سی عیان | یہ عاشق ہین صادق تکرونگا بیان
بلایا حسن کو کہا بادشاہ | شتابی سی کرتو انہو کا نکاح
یہ بیٹا مرا ہی وہ بیٹی تری | کراب جلد نسبت خوشی سی مری
بلاکر کی اونکو تسلی دیا | دہن چوم کی پہیر گودی لیا
جو شہ نی کہا وہ کیا ہم قبول | کہ حضرت کا کہنا یہین ہی عدول
خلق اوسکی جتنی تماشا گئی | وہی خلق ل سب براتی بہی
ہوئے ہر طرف سی نثار و نثار | سلامت مبارک پکارا ایکبار
جہاجہم پہیری لگی بجنی وہان | اور مردنگ و طنبور و سارنگیان
لگین ناچنی رنڈیان یکطرف | خوشی کا ہوا شور وغل ہر طرف

یہ تھا عدل سلطان محمود کا
نہیں بد ہی عشق مجازی بھی یار
خدایا کہوں میں سدا خوش کلام

نکاح اونسی اون دونوں کا کردیا
یہ پل ہی حقیقت کا اے ہوشیار

غرض عشق صادق کا یہ تھا ظہور
خدایا بحق نبی الکرام

یہ سمجھو کہ یہ بات ہی اوس سے دور
کیا شاہ رحمان نے قصہ تمام
محمد نبی پر درود و سلام

عاشق کا جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا زیست گو غم دل مغموم سی نکلے
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
کاندھوں پہ فرشتوں کی سی رکھیگی اوٹھا
ہون سر کھلے بال کھلائین لپٹ خاک بھرین
گرد اوسکی ہون طغرائی علم لاکہون سنہری
کمخواب کا نگیر ہو منقش کی جہالر
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
نوحہ کوئی پڑھتا ہو کوئی سوز زبانی
غمگین ہر و با برہنہ انبوہ روان ہون
شادی کی بھی اسباب کی تعمیں نگلین ہون
جوڑی کی عوض بیاہ کی اوسکا ہو کفن سرخ
گر موتیکی سہری بھی سرین ہون ہرانا
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
پہولا کہین گیندا کہین جنیا کہین بیلا
باقی نہ رہی کوئی تکلف نہ رہی ہستی
سب شکل ہون پریونکی گرد اوسکی تہون

یون کاش گرہ خاطر محروم سی نکلے
کوثر سی منگا پانی ہی غسل دلاؤ
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
کرتی ہوئی ماتم چلین صف باندھ کی پریان
ہون اونمین تمامی کی وہ براق بہر بہر
اور اوسمین طنابین ہون زرتار کی بہتی
تابوت پہ چادر پڑی شبنم کی ہو
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
ہو اشک فشان کوئی کوئی سینہ زنان
تھا چاہنے والا یہ ہمارا کوئی معشوق
مقتل کا جنازہ نہین سب غمزنسی ہی تر سرخ
ہولی کا لگا کنگنا کسی تخت سی ہندیاتا
آرائشون کی تخت کا کوسون میں جو تانتا
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
ہر ایک کی شادی کا ترانہ ہو زبان پہ

دم جبکہ اس ارمان بہری بی مظلوم سی نکلے
اور حلہ جنت سے کفن مین ہو پہنا دین
استاد رہے سب اہل پرستان کا گدیان
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
جس پر نظر دیدۂ انجم بھی نہ ٹھہری
استادہ زمرد کی جو سر کھینچی فلک پر
لی ہاتھ مین خنجر کوئی کرتی مرثیہ خوانی
ہر ایک کی سینہ مین ادہر سوز نہانی ہو
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
ہمسیری ہی غرض آج چلین اسکی جلو مین
ہم بن کی براتی کرین ہنس ہنسکی مبارک
ہو آج مبارک تمہین نوبت بجا کی
کہین سبز کہین سرخ کہین لالہ احمر
روشن وہ کنول جسمین ہو مکہنو کی
رقاص ہون دائرہ مین جن رقاصان
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے

یہ حکم لب قاتل معصوم سی نکلے
شاخ شجر سدرہ سی گہوارہ بناؤ
نیلی ہو جو پٹی ہو تو نقش زرین ہو
وا ارائی کی دن ہر نشان سبز سنہری
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
اک غلغلہ جیسی راستہ سی ہو
گلکاری ہون بستر ہی جنت کی نشان ہو
اور دوسری کی لعب و شور فغان ہو
غم کی بہی کری رسم کوئی کہنہ دلو
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دھوم سی نکلے
ہوتا پہلی شعلہ ہیون مین لگ تھا
کہیلی تماشا ہو کہین نرگس شہلا
پروانہ صفت شمع فلک اوسی ہون
جو حسن مین طعنہ کرین حوران جناں پر
ہاتھون مین لیی کوئی نارہ نہی

سر عرش ... گلین میں رکھیں تھا ہو جیسی
حورین لیے ہاتھ میں جھولکیون کی صبح
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دہوم سے نکلے
سر عرش ملا جائے شہیدی کا یہ خیمہ

ہون تیلونکی نخون کی کمیں پہلی پھری
سیت کی چلین گرد اونہی ہو ہی
اس شتہ بیجا کا قاتل ہو جو ہم سا

یہ گنج ستارون کا بنفشہ کی وہ تھی
سیر بھی اپنا چلین اوس پار کی مقطع
یا رب یہ ہی تربت پہ کہلا باغ ارم سا

عاشق کا جنازہ ہی ذرا دہوم سے نکلے
خوشدل کو کی گاتی چلی فکر کا یہ مصرع
تعظیم کو مقبرہ ہو بیت حرم سا
عاشق کا جنازہ ہی ذرا دہوم سے نکلے

قاصد نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو ہو قاصد ترا دہلی میں جانا
خبر اوس کیسری کی بھی لے آنا
کئی دن سے اوسی دیکھا نہیں ہے
کہ ہم سے روٹھ کر چلی اور وہ کہیں ہے

نہیں ہی تاب خط لکھنے کی مجکو
زبانی حال کہدیتا ہون تجکو
یہ کہنا اوس سے مری پیاری سے ناگاہ
ترا عاشق ملا تھا بر سر راہ

چلا جاتا تھا صحرا میں سسکتا
کہ ہر جا ہر قدم پر سر پٹکتا
کبھی وہ ناتوان کہتا تھا نہیں کر
کبھو صحرا میں یون کہتا تھا رو کر

کہ یا رب وہ مرا پیارا ملا دی
غم ہجر اس سی جلد ہی اٹھوا دی
کہوں مجنون سی میں گر اس ستم کو
تو جائی بھول وہ لیلی کی غم کو

کہوں فرہاد سی اپنی کہانی
مری یہ سنکے ہو شیرین زبانی
دوبارہ پھیر دے اپنی تشیہ یار
مجھی صد آفرین کہکی پکارے

کہیں مقصد برائی عاشق پاک
ہمیشہ غمزدہ رہتا ہی غمناک
یہ کہکر ہو چلا قاصد روانہ
اوسی سی پوچھکر اوسکا ٹھکانا

گیا وہ ناگہان دہلی شہر مین
دیا پھر اک کا خط پھر اک کی گھر مین
مرا پیغام جب وہ یاد کرکے
گیا نزدیک اوس مہرو کی گھر کی

لگا کہنی وہ اک سی ای سخنور
بتا یہان کیسری ہے بتا کہان ہی
کہا اوس نی کہ اوسکا ہی یہی گھر
ولی گھر مین نہیں ہی وہ ستمگر

یہان دم لیکی کچھ آرام کر لی
تو آیا جس لیی وہ کام کر لی
یہی قاصد سے اوسکی گفتگو تھی
وہ آیا آپ جسکی جستجو تھی

لگا کہنی وہ منہ سی لیکی دشنام
بتا تو کون ہی کسکا ہی پیغام
کہا قاصد نی مین تو ہی بیگانہ ہون
زبانی تیری عاشق کی سناؤن

مجھی پیغام اوسنی یہ دیا ہی
کہ جسکا تو نی ٹکڑی دل کیا ہی
اوسی سب یاد ہی ہمراہ تین مردم
میان تو کس لیی کہتا ہی یہ غم

مگر دیویگا فرصت وہ تجکو
ملیگا کوئی بھی رو اور تجکو
یہ سنکر وہ لگا کہنی پیارا
ہوا تھا کسلیی عاشق ہمارا

اکیلا جو اگر اوسکو مین پاؤن
مزا اس چاہ کا اوسکو چکھاؤن
بہلا رسوا کیا دہلی شہر مین
گلی کوچی مین اور بازار و گھر مین

مجھی لیی حیدر نکر دل سی اٹھا دی
نیا مضمون اور ٹہرا کر سنا دی
غم صیاد و فکر باغبان ہی
دو عالم مین ہمارا آشیان ہی

ہنس نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میان نظیر

آیا تھا کسی شہر سی اک ہنس بچارا
دیکھا جو طبیعون نی اوسی حسن مین تا خوش
زاغ و زغن و طوطی و طاؤس کبوتر
جتنی تھی غرض جانور اوس پیڑ کی اوپر
اوس ہنس کو جب سمجھی وہ جاری مہمنی
ایسا کی سنتی ہی جو سر اک کی اوڑ گئی ہوش
اتنی مین جو سب سب کی ہوئی ہمسفر
کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ اوڑی کوس
کوئی یان ہا کوئی وہان ہا کوئی گیا جا

اک پیڑ پہ صحرا کی گیا اوسنی گذارا
وہ ہنس لگا سبکی نگاہون مین پیارا
سب کرنی لگی اوس سی محبت کی اشارا
ان سب نی محبت مین دل اوس سی ہارا
اک روز وہ یارونکی طرف کہنی لگا
بولی کہ یہ فرقت نہین ہمکو گوارا
پیرا ایسا ہوا پہ جو ہین اوس ہنس نی مارا
کوئی آٹھ کوئی نو کوئی دس تک بارا
کوئی اور اڑا اور جو تھا سب سی کنارا
سب بیٹھ رہی ساتھ کی ساتھی جو نظیر آ

رہتی تھی بہت جانور اوس پیڑ کی اوپر
بازو لگڑ و باشہ و شاہین ہوی عاشق
لیچہ لال چڑی مینا و بیا تھی عاشق
صحبت جو ہوئی ہنس مین اور جانورون کو
لو یارو اب ہم چلتی مین کل اپنی وطن کو
ہم جتنی ہین سب ساتھ تمہاری ہی چلین گی
سب ساتھ اوڑی ہوکی جو تھی یار جو
دس کوس اوڑی تھی جو ہوی ماندگی عالم
پچاس گئی بیس کوئی گئی تھی بار تھکی تھی
آخر کی تئین ہنس اکیلا ہی سدھارا

اوسنی بھی کسی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا
شکرون نی شکر کیا سبھی اوسکا مددارا
چڑی نی بھی سمجھی تھی وہی آنکھ کا تارا
اک جینہ ہوا خوب محبت کا گذارا
یہ پیڑ مبارک رہی اب تمکو تمہارا
یہ درد تو اب ہمسی نجائیگا سنبھالا
ہر ایک نی اوڑنی کی لی پنکھ پسارا
پھر بیس مین کسیکی تو رہا ٹوٹ کی بارا
اوس سیلی ہی دل مین کیا سب نی کنارا

تندرستی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہین مرد اب وہی کہ جنہون کا ہی تن درست
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
جس پاس تندرستی و حرمت کی ہو سپاہ
جو گھر مین ہی امیری و حشمت بنا ہی گی
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
ہو تندرست گرچہ مفلس ہی سسر
عاجز ہو یا فقیر ہو پر تندرست ہو
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست

حرمت انہون کی واسطی جنکا ہی تن درست
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
ایسی ہیرا اور کونسی دولت ہی واہ واہ
بن تندرستی سب وہ مزا اپنا ہی کھی
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
پھر نہ کسیکا خوف نہ ہرگز کسیکا ڈر
بیزر ہو یا امیر ہو پر تندرست ہو
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست

رہتا نہین کسیکا سدا مال و دہن درست
دنیا مین اب انہونکی تئین کہتی ہین بادشاہ
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
یہ تندرستی یار تیری پادشاہی ہی
گر دولت و نسیا دکا بہرا تمام گھر
جتنی سخن ہین سب مین یہی ہی سخن درست
قیدی ہو یا اسیر ہو پر تندرست ہو
اس تمین تمام حتم مین عالم کی جو نہال

دولت ہی کسیکی نہ باغ و چمن درست
جنکی بدن درست ہین دن رات عیش و واہ
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
سچ پوچھی تو عین یہی فضل الہی ہی
بیمار ہی تو خاک سی بدتر ہی وہ زر
اللہ آبرو سی رکھی اور تندرست
مفلس ہو یا فقیر ہو پر تندرست ہو
ہو تندرستی اور ملی حرمت کی اوناد

قسمت سے جتنے سو نون میسر ہوتے ہان
پہر و انہین اگرچہ لکہا یا پڑہا ہو
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے بہت
ہمتو و سبکو شاہ کہین و جہان پناہ
ہون گرچہ لاکہ دولتین ہمارے گہر
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
کہانیکو نعمتین ہون یا فاقہ مستیان
چاہا جو دل نشی کو تو دو ہین سنگا لیا
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
بیٹہی اوٹہی خوشی سی اگر جا پہرے چلی
قدرت سی جو تن کی سیے ہے سر ایک کل
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
ہی سبکو تندرستی و حرمت ہی دلپذیر

پہر ایسی اور کونسی نعمت ہی سب جہان
محتاج حق سوا کسی اور کا نہو
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
اچہے کہ تندرست ہو حرمت سے تو سیاہ
اور نعمتونکی ڈہیر لگی ہون ہی تخت
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
سب عیش اور مزے ہین جو ہون تندرست بیبیان
محبوب دلبرونکو گلی سی لگا لیا
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
جاگی فرش زمین پر اتکو یا خوش ہو سو
جبتک کہ کل نہی ہی جسمی پڑی ہی کل
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
جو تونی اب کہا سو یہی سچ ہے نظیر

جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
حسن و جمال و علم و ہنر گو ملا نہو
بیمار گرچہ لاکہ طرحسی ہو بادشاہ
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
بہتر ہین مفلسی کی میان چاہتی جنہی
جب تندرستیون کی رہین دلمین بستیان
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
آیا جو عیش دلمین خوشی سی اوڑا لیا
آیا جو دلمین سیر چمن کو چلی گئی
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست
گر ہو خدا نخواستہ اک کل بہی چل بچل
آدمی ہو یا غریب تونگر ہو یا فقیر
جتنی سخن ہین سب مین یہی سخن ہے درست

اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
اک تندرستی چاہیی کچہ ہو وی یا نہو
تو اوسکو چاہیی یہ گدا سی بہی ہے بتلاہ
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
جو تندرست ہین وہ دولہا ہین اور ہین
پہر سو طرح کی عیش ہین اور ہین سیفیان
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
جو مل گیا سو لی لیا چاہا سو کہا لیا
بازار چوک سیر تماشونمین جو ہین تس
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست
پہر یہ خوشی یہ عیش نہ کچہ زندگی کا پہل
یا بادشاہ شہر کا یا ملک کا وزیر
اللہ آبرو سی رکہی اور تندرست

دکہہ سکہہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دکہہ کی دولت ہو تو اوسکو بہی نباہی تو جیسے
تندرستی کو نپٹ فضل الہی بوجہیے
اب جو ہم اسباب کی تہی کو کرتی ہین نگاہ
اسکے سب محتاج ہین اسباب کیا شاہ کیا گدا
تندرستی کو نپٹ فضل الہی بوجہیے
عزت و حرمت سے دولت دی الہی سبکو وے

سکہ سی رہنا خلق مین جو عیش ہی سب کا نمونہ
آبرو سی جگ مین رہنا بادشاہی بوجہیے
کیا کسی عاقل نے یہ نکتہ کہا ہی واہ واہ
جبتلک سیانے تن مین رہی اور بیشتر رحمت بہی ہو
آبرو سی جگمین رہنا بادشاہی بوجہیے
ہر گہری ہر آن ہر دم خلق مین سیانا رہی

تندرستی کو نعم کی برجا کہہ سیانی بوجہیے
صحت و حرمت سے گر اللہ رکہی بہی پناہ
تندرستی کو نپٹ فضل الہی بوجہیے
آبرو اور تندرستی جسکو حق نی کی عطا
دولتین جتنی ہین سب اون دونون کی سمجہیے
تندرستی کو نپٹ فضل الہی بوجہیے

صحت و حرمت کو حقیقت نباہی بوجہیے
اس برابر کونسا ہی بہر جہانمین عز و جاہ
آبرو سی جگمین رہنا بادشاہی بوجہیے
پہر جہانمین اوس سا بازو کونسا ہے بادشاہ
آبرو اللہ رکہی اور حرمت سے کسی
آبرو سی جگمین رہنا بادشاہی بوجہیے

آخر دنیا مین یار و تو کی سی سب ہے
تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی تو جہے
کیا تونگر کیا غنی کیا بینوا کیا فقیر

تندرستی اور ہے پھر عیش کا اسباب ہے
آ یہ دسی جگ مین رہنا بادشاہی تو جہے
سب جہان مین ہین سکتی کے قائل الٰہی نظیر

جس کنے ہین یہ اسباب ادب آدمی ہے
ہین جہان تک خلق ہین پیر و جوان و کمی
تندرستی کو نپٹ فضل الٰہی تو جہے

یہ نہین ہو زندگی تو پھر خلل جو آتا ہے
عالم و فاضل گدا و بادشہ پیر و وزیر
پر دسی جگ مین رہنا بادشاہی تو جہے

دولت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زر کی جو محبت تجھے بڑھ جاویگی بابا
پھر کیا تجھے اللہ سے ملوائیگی بابا
اور یہان بھی سر گند یگی سو عیش عمارت
باغ و چمن حوض عمارات بنا دل
چھٹتی ہی بہاروں اور نیر و سبی کی
دولت جو تیرے گھر مین ابے کھوجو ابے بھول
یہ خند تی ہی ساتھ نہین جاویگی بابا
جب تن ہی سی تیرے جان نکل جاویگی
کہا تو بھی شوق سے اور عیش پہ یہ گہنہ
بیٹیونکو رفیقونکو عزیزونکو کھلا جا
گر آویگا ما کم کوئی ظالم تو مری جان
یہ دوست ہے دشمن تیرے ہو جاویگی بابا
سو دولت جو ایسی تجھے کر کے یہ رسوا
گاڑی گا زمین بیچ تو پھر ہو یگا یہ حال
جو اوسی کرتی ہے وہ تجھسی کر یگی
جب موت کا ہو یگا تجھے آنکی دیکھ

دکھہ اسمین تیری کمی ہے بہت پایگی بابا
دولت جو تیری پاس ہے رکھہ یاد تو بابا
اور وہان بھی تجھے سیر کھلائیگی بابا
الکدم تو بھلا خلق مین پایہ بہا دل
اور تو نی بخیلی سی اگر جمع ہے اسکے
مرد وہی کرتی ہی اور کرتی ہی سبھول
یہ رنڈی بری ہی اسکی تحصیل مین
تو جاویگا اور یہ یہین جاویگی بابا
تو اسکو نکھا ویگا تو یہ بات یقین جان
سب رو و بر اپنی ہی عشرت مین اور جا
اور تیری ہی گا وہ بخیلی کے سبی گذران
کوئی کہی گا اسکی تیئن باندہ کی لٹکا
بند ہوائیگی اور مار ہی کھلوائیگی بابا
قسمت سے تیری جب کبھی جاویگا یہ حال
کچھ شک نہین ہین یہ نہیت خوار کریگی
اور نزع تیری آنکی دم دیویگی پھر کا

ہر کھانیکو پینیکو ترسائیگی بابا
کھا تو بھی اور اللہ کی کر راہ مین خیرات
دولت کے بھی خوبی ہی سبی نعمتین کھاؤ دل
پھر ور نہ تجھے سب یہ دکھلائیگی بابا
تو یاد یہ رکھہ بات کہ جب آ دبگی تجھسے
جو جاتی ہی ساتہ چلی پہانسی سی مہبل
آج اسکی بغل مین ہے تو کل اور بغل مین
گر نیک کہا نا تو کریان کچھ احسان
اک ور تجھے خندق کہا جائیگی بابا
پھر شوق سی ہنستا ہو جنت کو چلا جا
جب کھینچ بولائیگا اگر کوئی نوجوان
کوئی کہیگا تو ٹرا تو بہ ہی سکی یہ چہرہ
اور جو کبھی حاکم نی پوچھا تیرا احوال
یہ نیچی ہی نیچی یہ سر کہ جائیگی بابا
جب تک تو جئیگا تجھے یہ جلن بدیگی
جب دے مین جمع آنکی گا ندم نکلیگا

دولت جو تیری یہان ہی کام آئیگی بابا
ونی ہی اسی کی تیرا اوسچارسیگا مات
کمخواب پہن ما دلاور اوڑھ دل
دانا کی تو مشکل کوئی انکی نہین ہے
خشکے مین تیری ناو یہ ڈبوائیگی بابا
زنہار خبردار ہو من بات یہ بھول
ہندو کی نہین یہ کبھی اونکے چل مین
ہندو کو کھلا تو مسلمان کو کھلا نان
اس سے یہی بہتر ہی تو ہی آپ ہی جا
ورنہ تجھے سر دکھہ مین یہ پہنسوائیگی بابا
تو جیسی ہے دوست سمجھتا ہی مگر آن
کوئی کہیگا کیڑی ہی اسکی اوڑھا
تو جو چیرا لیویگا یا دا کہ کوئی ڈال
یہ تو کبھی پاس ہی نہ ہی گی
اور مرتی ہوئی پھر غضب لائیگی بابا
کیون مین ڈال کی جب یونہی گی

تب تن سے ترے روح نکل جاوےگی بابا / تو لاکھ اگر مال کے صندوق بھریگا
وہ پاپ مزا دیکھیگا اور عیش کریگا / اور روح تری قبر میں جل جاوےگی بابا
وہ کھا دیگا اور تری تن آگ لگی ہی / تا حشر تری روح کڑھ کر نکل جائیگی
تو قبر میں کف افسوس ملیگا / جو چاہے کوئی بولی تو بہر بس چلیگا
جاویگا تری گور کی جانب جو نہ گاہ / ساقی و صراحی و پری زاد کی ہمراہ
کیا کیا تری چھاتی پہ لہرائیگی بابا / تو بہت سو چھاتی پہ اگر ان جو ہیگا
یا خوب سا سلگا کی کوئی ہار و فلیتا / دہونی بھی ترے نام کی دلوائیگی بابا
تھوکیگا کوئی کہکی کوئی دیویگا دشنام / زنہار نہ لیگا کوئی ہر صبح ترا نام
گر مرد ہے عاقل تو اسے سمجھ تو جانے / تک غور سے کر گنج قارون کی دراہیاں

ہے تو یہ یقین آخرش اک دن تو مریگا / پھر بعد تری اسپہ جو کوئی ہاتھ دہریگا
اوسکے تو وہاں ڈھول کٹ مزا بجیگی / اور روح تری قبر میں حسرت سے تکیگی
ایسا ہی تجھے گور میں پٹھ پائیگی بابا / جوں جوں وہ ترے مال سے عشرت میں ملیگا
ہے بس تو پڑا قبر میں حسرت سے جلیگا / دن رات ترے چھاتی کو کٹوائیگی بابا
رونا مجھے آتا ہے تری حال پہ واللہ / جب دیکھیگا سو عیش میں تو دیکھ تری واہ
تو وہاں بھی ترے واسطے عامل کوئی بلوا / شیشے میں اوتروا کی تجھے دیونگی گڑوا
گر ہوش نہیں تجھ میں تو پہیلی کا نگاہ / اس کام کا آخر کو برا ہوتا ہے انجام
پیارے میں تری نام پہ لکھوائیگی بابا / کہتا ہے نظیر اب جو یہ باتیں تجھے سمجھا
جیسا ہی اوسے اونے کیا جو قسیتان / ویسا ہی انجہ کو بھی کھلائیگی بابا

تمت

بھونچال نامہ نظیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھونچال کا جو حق نے یہ نقشہ دکھا دیا / قدرت کا اپنی زور جہاں کو دکھا دیا
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا / اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھما دیا
قائم نہ قبر کے تھے نہ خطرا تھا اسکا / اک زلزلے نے سب کی وہ دل کو ہٹا دیا
سنہ بارہ سو اٹھارہ میں جو واردات تھے / اول جمادی بارہویں تاریخ سات تھے
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا / اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھما دیا
ساتوں طبق کی ہل گئی اسکان سر بسر / اور بولی الحفیظ تو دیوار میں الحذر
آخر ہی ارض تھا فقط تا قاف ہل پڑے / جگر اٹل اچل کی کلیجے نکل پڑے
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا / اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھما دیا
سنگین مکاں محل جو نئے تھے سو گر گئے / انسان کو یہ ہیبت کی تیغ سر تلک گئی

روشن دلوں کی نور نظر کو بڑھا دیا / غفلت کی دونوں کو مار کی ٹھوکر جگا دیا
جن منکروں کو حق کی طرف اتکا شبہ تھا / اور دوزخ و بہشت سے بچتی تھی ہی طلیا
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا / اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھما دیا
دن بدھ کا جمعہ کی وہ آدھی رات تھے / بھونچال کیا تھا قدرت حق کی یہ بات تھی
تھی آدھی رات جو ہوا بھونچال کا گذر / یا ساتھ تھرا گیا پتال کا جگر
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا / اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھما دیا
انسان گھر و نہیں دشت میں وحشی نکل پڑے / طائر بھی آشیانوں میں اپنی اچھل پڑے
گڑھ کوٹ قلعہ وہ دی زمیں پر ڈھل گئے / کانپیں لنگیں بیج کنگورے بھی ہل گئے
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا / اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھما دیا

باہم کو آپس میں چلی جو تھی زمین میں ہل چل
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

کوئی اللہ اللہ کہہ کر اوٹہا کوئی رام رام کہے
لرزے میں آ گئے ایمان ہمارے نکلے

دریا و کوہ و شہر و جنگل سب ہلا دیا
جنات دیو شیر شتر فیل اژدہے

قدرت کی تیغ کی ہے یہ کچھ آب و رنگ سے
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

اور دو تکی دکی کیا کہوں جان ہی نکل چلا
آنکھوں تلے پھری اوس گھڑی آسمان سے بجلی

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
یہ قدرتوں کی شان کی اب دیکھ لیجیے

بھونچال میں کہاں تھا یہ نقشہ مجال کا
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

احکام ذوالمنن کا جہاں تمام تہا
تھیں جتنی جنبش اس زمین کے سا بان

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
سو در جے اس سے اسکی قدرت میں زور ہے

جیسا کہ اوسکے حکم کا آیا تھا زلزلہ
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

تھا ہر دل تو وہی کہ نہ خاص و عام تھی
ارکان کی لٹک کی جو تھوں سے محل گرے

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
کوئی آ کہیں کہ اوٹھا کوئی تلی تلے

وحشت سے چل پہل ہو در میں کہیں محل گرے
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

اک ہو میں سب کی نکلی عرض گم ہو گئے
بھیتی ہی سب کی پڑ گئی سینوں میں تھرتھری

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
پھر میں فوج جا نا صور سبیر فیل بھاگ گیا

کہ رہا یہ ہمیں کہیں ہوا کیا غضب چلے
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

سر کو جھکا کے منہ کہا وہ ہیں پاک کریم
سب حکم تھا یہ حضرت ایزد تعالیٰ کا

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
نیز لہ رہا کہ اک ادنیٰ غلام تھا

اک سلسلہ ذرسے وہ پکڑ کر ہلا دیا
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

بھونچال کا تو یار و یہ ادنیٰ سا شور ہے
کا ہی علم و دین جس کی ہر گہر ہے

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
رحم آ گیا وگرنہ وہیں سب تمام تھی

دیواریں جھوم جھوم کی نکلی سی چل پڑیں
گھر گھر میں شور ہو گیا اور غل گلی گلی

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
تھرکی گالی کی جو لیں وس گئیں

جو ارض سب جہاں میں نہ جھونکی تیں
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

وا ایک کام آئی نہ یاں کیمیہ سکندری
بھونچال کی جھنک کا وہ سنتی ہی کہ کہرا

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
تحت الثریٰ کی سیر کو ہم سب کے سب چلے

ہیبت کی مارے پہلی تو عقل ہو گیا و وہم
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

ایک پل میں نہ رہا دیا شعلہ جلال کا
بھونچال کا تو گھڑی کی طرح نام تھا

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
بھونچال نے جیسے ہو لیں وہ دکھایاں

دست قضا کی ونگلی کی چھوٹی سی پور ہے
دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا

ایسا ہی گروہ حکم سے اپنی نرد کیا
بھونچال کی تو ہم کو خیالات خام تھی

دریا و کوہ شہر و جنگل سب ہلا دیا
بیچی ستون کا نپی شہر میں دہل گئیں

روئی زمین پہ پڑ گئی اکدم میں کہلبلی
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

انسان کی ہوش اور زندگی یہیں نکل تین
جب وہ بھی تھر تھرای تو پھر ہم کہاں کے ہیں

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
اکدم میں تھرتھرا گئی سب خلق کی زندگی

جی دہک سے تن پڑ گیا اور دم نکل چلا
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

ولیں بھی یقین ہوا یعنی بس اب چلے
جب تھم گیا تو ہو گیا پھر وہ ہیں مستقیم

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
اکدم میں پھر کشادہ یا نقشہ خیال کا

یہ شور زور رکا قدرت کا نام تھا
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

ایسے ہزاروں اسکی ہیں قدرت نمائیاں
بلنی سے جسکی کانپا ہر اک مار دم سے ہے

اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا
پھر کچھ نہ تھا جہاں میں فقط یاں پانی تھا

یہ چھوٹی سی نہ رکی قدرت کی کام سے
اک آن میں ہلا دیا اور پھر تھمبا دیا

سمجھو کہ خدا کی ہے نہ یاد ہمدم	آخر کریم تھا تو کیا اوسنے پھر کرم	باقی تو کچھ رہا نہ تھا پھر تھم گئی قدم	ورنہ ابھی گھڑی مین نہ پھر تم تھے اور ہم
دریا و کوہ شہر و جنگل سب جلا دیا	اک آن مین جلا دیا اور پھر بجھا دیا	بھونچال کیا وہ چاہی تو اک پلک مار کی	کر ڈالی آسمان و زمین کو وہ پر تلے
اوڑا رنگ پہاڑ و دل کی طرح	قادر قدیم دم مین جو کچھ چاہی سو کرے	دریا و کوہ شہر و جنگل سب جلا دیا	اک آن مین جلا دیا اور پھر بجھا دیا
کستی مین یون حکیم نے پہر اپنی دہشت	عالم ہے اوس سے روشنی مین پر نزول	خالق کا بھید ہے یہ کسی پر نہین کھلا	ہم تو اوسکی حکم کا جانتے ہی ہین بدلا
دریا و کوہ شہر و جنگل سب جلا دیا	اک آن مین جلا دیا اور پھر بجھا دیا	محکوم سب ہین اوسکے ہے حاکم وہی اله	تابع ہین جسکی رمز کی ماہی سے تا بماہ
جب اوسکا حکم آوے تو ہو کون سامنا	کیا حکم ہے عزیز و ذرا دیکھو وہ قدیر	دریا و کوہ شہر و جنگل سب جلا دیا	اک آن مین جلا دیا اور پھر بجھا دیا
حاکم وہی ہے حکم وہی حق وہی کبیر	خالق وہی خدا وہی داتا وہی خبیر	مالک وہی ملک ہے قادر وہی علیم	قدرت کا اوسکی ایک یہ ثمرہ تھا اے قطبی
دریا و کوہ شہر و جنگل سب جلا دیا			اک آن مین جلا دیا اور پھر بجھا دیا

تمت

رنگین نامہ

بسم الله الرحمن الرحیم

وہ رنگ کہین لعل بدخشان مین آیا	تیلم مین کہین گوہر غلطان مین آیا	یاقوت مین الماس مین مرجان مین آیا	جب حسن ازل پردہ امکان مین آیا
بے رنگ بھی رنگ اک تماشا مین آیا	بو ہو کی ہر اک پھول کی پتی مین لیا ہے	موتی مین ہوا اور ستارون مین ضیا ہے	

تمثال ہماری ہے وہ شہرگ سے ملا ہے	نزدیک ہے وہ سب جہان اوس سے پر ہے	جب چتیم کملی والی کے تو پہچان مین آیا	کیا قمری دل سوختہ کیا بلبل نالان
کیا لالہ چمن تختہ کیا زیر خیابان	سب اوسکی ہی بات کا یہ مین ہے	گلشن ہی وہی سنبل ہی نرگس وہی ریحان	اپنی ہی تماشی کو گلستان مین آیا
کیا آدمی ساحر و ملک و پری جن	کیا وحشی و طائر نہین کرم کوئی اوس سی جدا	ہر بات ہی بات یہی ذکر ہی ہر آن	اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
کلمہ یہی آیت قرآن مین آیا	پانی ہی کہین خاک کا پتلا وہ ہوا ہے	یار وہ جان جاناں سکی تیلی مین گم ہے	آپ ہی تو بتایا ہے او رہی وہ بنا ہے
حدیث ہی لا امکنی اوسی سے ہے خدا کی	جب وقت کہ وہ صورت انسان مین آیا	اکر کہین دیکھا ہے وہ سینہ مین لگا ہے	اور حال کہین گرتا ہے لامکنی کی پر چھائے
جو اوسکی شناسا ہین یہی کہتے ہین سبکے	سطر سے ہی آواز وہی ساز وہی اک	ہر تار مین بولا وہ ہر تار مین آیا	کیا جیبی کیا بستی کیا خضر و خاتم
کیا موسی کیا کشتی کیا ابن [illegible]	اب شغل قطبی ہی چمن سر کی اند[illegible]	ہی رنگ کی رنگون کو اے دیکھ کے [illegible]	سو طرح سے عالم کی خیابان مین آیا

الحمد لله والمنة که کتاب سپاہی زادہ در مطبع منشی نولکشور واقع کانپور بماہ اگست سنہ ۱۸۷۲ع [illegible] طبع شد

باہتمام منشی نولکشور صاحب کانپور | تمت | باہتمام [illegible] سنہ ۱۲۹۲ ہجری

بروز پنجشنبه بوقت، دوازده کهنه خریدی چهار لیره قیمت

مقرر نموده این کتاب تلدمن بتاریخ ۱۹ رجب ماه سنه ۱۲۹۳

نرسیا

۲

[illegible]

[illegible]

جیدنکی چیلی بیلی نہ نہیں بابو کے رام

داتا کے چوپڑی بیلے نہ نہیں سومکا گام

تاریخ

چو باز آمد ز خلوت خانه بیرون / به نقشی دیگر بیرون برآمد

گهی در کسوت لیلی فرو شد / گهی در صورت مجنون برآمد

بصد دستان نگارم داستان شد / بصد اوصاف و افسون برآمد

بدین کسوت که می‌بینی کنون آمد / بصورت گرچه دیگرگون برآمد

[illegible] برآمد

دریای [illegible] موج زنان [illegible]

از آنجا [illegible] برآمد

چون [illegible] سوی [illegible] باز

برای دیگران چون خون برآمد

چون نیل از [illegible] آب [illegible]

در دریا موج [illegible] چون برآمد

[illegible]

یقین [illegible] کنون برآمد

[illegible] برآمد

تمت کلامه

سوال

کالابول ۲ مثقال

بول زرد ۲ مثقال

سفید ۲ مثقال

[illegible] ۲ مثقال

گل ارمنی ۲ مثقال

گل انار ۲ مثقال

زعفران ۲ مثقال

[illegible] ۲ مثقال

[illegible] ۱ مثقال